چاند کے پار

روشانی حیدر

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

چاند کے پار

مومنہ جمیل

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

پاک سوسائٹی کے تحت شائع ہونے والے ناول " مومنہ جمیل " کے حقوق طبع و نقل بحق ویب سائٹ
Paksociety.com اور مصنفہ (مومنہ جمیل) محفوظ ہیں۔
کسی بھی فرد، ادارے، ڈائجسٹ، ویب سائٹ، ایپلیکیشن اور انٹرنیٹ کسی کے لئے بھی اس کے کسی حصے کی اشاعت یا کسی بھی ٹیوی چینل پر ڈرامہ و ڈرامائی تشکیل و ناول کی قسط کے کسی بھی طرح کے استعمال سے پہلے پبلشر (پاک سوسائٹی) سے تحریری اجازت لینا ضروری ہے۔ بہ صورت دیگر ادارہ قانونی چارہ جوئی اور بھاری جرمانہ عائد کرنے کا حق رکھتا ہے۔

"عید آنے والی ہے۔" ماہ جبیں نے لاونج میں داخل ہوتے ہوئے ان تینوں کو اطلاع پہنچائی۔

"کوئی نئی بات کرو موصوفہ ہم سب جانتے ہیں عید آنے والی ہے۔"

"تب ہی تو آج تایا ابا بکرے خرید کر لائے ہیں۔" ناخن تراشتی فاریہ نے جواب دیا تھا۔

جبکہ ٹی وی پر کو تفریحی پروگرام دیکھتی منشاء اور حریم نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"ارے بیوقوف تمہاری عید آرہی ہے۔" اس کی اس سادگی ولاعلمی پر ماہ جبیں ماتھا پیٹ کر بولی تھی۔

"مطلب میں سمجھی نہیں۔" وہ ناخن تراشنہ چھوڑ کر حیرت سے لب واہ کیے، اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں سے ماہ جبیں کو تکنے لگی تھی۔

"موصوفہ یاد کیجیے تو علم ہو ہم سب میں سے محض آپ اکلوتی منگنی شدہ ہیں۔ تو آپکے سسرال والے آپ کے لیے ہی عیدی بھیجیں گے نا۔" حریم نے ٹی وی دیکھنا چھوڑ کر مداخلت کی تھی۔

"اوہ۔" فاریہ نے چونک کر کہا تو وہ تینوں ہی حیران ہوئیں

"کمال ہے۔ تمہاری عید میں تم سے زیادہ دلچسپی بھی دوسروں کو ہے اور آگہی، بھی کدھر گم ہو تم۔" منشاء نے فورا دل میں آئی بات کہہ ڈالی۔

"بس تمہیں پتہ ہے فائنل ائیرز کے ایگزامز چل رہے تھے میرے ایسے میں کس بات کا ہوش رہتا ہے۔" فاریہ لاپروائی سے بولی تھی۔

"ہاں کہہ تو ٹھیک رہی ہو میرے اپنا حال ہو گیا تھا بی اے کے ایگزامز دیتے دیتے یہ شکر ہے رزلٹ نہیں آیا اب تک ورنہ تو میں نے ایڈمیشن لینے کا پلان ہی اگلے سال پر ملتوی کر دیتی، شکر ہے چند چھٹیاں گزار کر پھر سے ہمت مجتمع ہو ہی گئی ہے۔" حریم نے لگے ہاتھوں اپنا رونا بھی رو دیا۔

"تم سب سے اچھی میں رہی پچھلے سال آئی بی اے کا امتحان دیتے ہی۔ گھر داری سنبھال لی۔ قسم سے کتابوں میں سر کھپانے سے کئی گنا آسان کام ہے۔ کچن میں گھسو، من پسند نت نئی تراکیب آزماؤ اور گرما گرم کھانے کا لطف اٹھاؤ آہا۔" ماہ جبیں نے ان تینوں کے ساتھ ہی چوکڑی جماتے ہوئے اپنے پسندیدہ مشغلے کا ذکر کیا۔

"ہاں تب ہی تو تایا ابا نے چٹ منگنی پٹ بیاہ والا کام انجام دینے کا پروگرام بنایا ہے۔ ویسے تم نے تو وہ حال کیا ہے میرا کہ۔۔۔۔ ہم تو ڈوبیں گے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے۔ اپنی نیا پار لگانے کے چکر میں تم نے میری کشتی ہی ڈبو ڈالی۔" فاریہ نے ٹھنڈی آہ بھرتے

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

میٹھے طنز کے تیر برسائے تو ماہ جبیں نے اسے گھورا۔

"میری منگنی کو تو پورے سات ماہ ہونے والے ہیں اب کہیں جا کر شادی کی تاریخ طے ہوئی ہے۔ جبکہ تمہاری منگنی کو خود جمع چار دن ہوئے ہیں۔ ابھی مجھ سے تو تمہارا دور دور تک کوئی کنکشن ہی نہیں بنتا تمہاری اچانک منگنی کا فیصلہ ابا جی کا صراصر خود ساختہ تھا اب بھلے تم جسے چاہے موردالزام ٹھہراو۔" ماہ جبیں نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔

"کیوں فاریہ! ابھی تک لندن جا کر ایم فل کرنے کے خواب، فاران غازی کے رومینٹک ترین سپنوں میں تبدیل نہیں ہوئے۔" حریم نے اسے چھیڑا تھا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

"یہ ویسے کیا فضول سا ماحول کریٹ کر رکھا تم سب نے عید کے فوراً بعد ماہ جبیں کی شادی ہے۔ اور چند دن پہلے فاریہ کی منگنی ہوئی ہے، میری اور حریم کی گریجویشن مکمل ہوئی ہے۔ ایک ایک خوشی تو ہم سب کے پاس ہے۔ کم آن یار سیلیبریٹ کرتے ہیں۔ ویسے بھی بہت جلد ہم چار سے تین اور پھر تین سے دو رہ جائیں گیں۔" وہ کہتے کہتے شریر ہوئی تھی۔ "کچھ یادیں تو ہونی چاہیئں بیچلر لائف کی۔"

"ہاں کہہ تو ٹھیک رہی ہو، یہاں سے جانے کے تم لوگوں کے ساتھ گزرے پل ہی میری یادیں ہوں گی۔" ماہ جبیں فوراً ایموشنل ہوئی تھی۔

"چلو جی ہو گیا شروع تمہارا میلوڈرامہ ہاں۔ ایسے بات کر رہی ہو جیسے بیاہ کر تو سات سمندر پار جانے والی ہو یہ۔ ساتھ والے بلاک میں تو بستا ہے تمہارے پیارے جلال احمد کا پورا شجرہ نصب۔" انکا حظ اٹھاتی فاریہ، ماہ جبیں کو پل بھر کے لیے جذبات و احساسات سے عاری معلوم ہوئی تھی۔

"ہاں تو مانا کہ جلال اسی شہر میں رہتے ہیں اور یہ میری خوش قسمتی ہے، تم اپنی بات کرو فاریہ بی بی تمہارا فاران تو فرانس رہتا ہے۔" ماہ جبیں نے اپنی جانب سے اس کے لتے لیے تھے۔

"میرا فاران کدھر سے ہو گیا۔" وہ اچھنبے سے فاریہ کی آنکھیں پھیل کر مزید بڑی ہوئیں۔

"لو تو اور کیا۔ تم نے شادی کے لیے ہاں کہہ دی۔ تو مطلب یہ ہی ہوا نہ کہ فاران اب تمہارا ہوا۔" ماہ جبیں بھی اپنے کہے پر ڈٹی رہی۔

"حد ہے تم لوگوں سے کچھ کہنا سننا ہی فضول ہے۔" فاریہ اپنا بوریہ بستر سمیٹ وہاں سے ہوا ہوئی۔

"لو یہ کیا شرما گئی ہے۔" منشاء نے منہ بگاڑ کر کہا۔

"حد ہے، منشاء آجکل کے زمانے میں بھی تم ایسے موقع پر بھی فضول لاجک ڈھونڈ رہی صاف پتہ چل رہا ہے فاریہ مطمئن نہیں ہے اس رشتے پر۔" حریم نے عقل کے گھوڑے خوب ہی دوڑائے تھے۔

"مطمئن نہیں یا پھر خوش نہیں۔" ماہ جبین نے سوال اٹھایا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

تو حریم نے نفی میں سر ہلایا۔"خوش کا تو پتہ نہیں مگر بے چین بہت ہے۔ آدھی آدھی رات جاگتی رہتی ہے۔ اباجی کو انکار تو کر نہیں سکتی تھی۔ بیچاری اس لیئے منگنی کروالی چپ چاپ ورنہ کوئی بات تھی ضرور جو اس رشتے سے انکار کی وجہ بنتی۔" حریم بہت سنجیدگی سے اپنا تجزیہ بیان کر رہی تھی۔

"فاران بھائی کی تو صرف تصویر ہی دیکھی ہے فاریہ نے ان سے بھلا اسے کیا پرابلم ہو سکتی ہے۔ مسئلہ یقیناً کچھ اور ہے۔" منشاء نے اپنے دماغ پر خاصہ ہی زور ڈالتے ہوئے اپنی رائے پیش کی تھی۔

وہ دونوں **ٹھٹھکیں**۔

"ہو سکتا ہے یہی بات اسے پریشان کر رہی ہو۔ پھر اوپر سے فاران منگنی پر بھی خود نہیں آیا۔ صرف پھپھو ہی آئیں ہیں۔ بھلا ایسی کیا مصروفیت کہ انسان خود اپنی منگنی پر بھی نہ آسکے دال میں یقیناً بہت کچھ کالا کالا ہے جو ہمیں اکلوتی فرانس ریٹرن پھپھو کی محبت میں دکھائی نہیں دے رہا۔" ماہ جبیں فوراً شک میں مبتلا ہوئی۔

" صحیح کہا تم نے ماہ جبیں۔ ساری عمر تو فرانس میں گزاری ہے۔ موصوف نے نہ جانے کہاں کہاں اور کیا کیا چکر چلا رکھے ہوں گے، ہم بالکل بھی اتنی لاپرواہی نہیں برت سکتے کہ بنا کسی جانچ پڑتال کے فاریہ کو اس کے حوالے کر دیں، اپنی جانب سے ہم پوری تحقیق کریں گے۔" حریم پر جوش ہوئی تھی۔

"مگر پرکھیں گے ہم تب انھیں جب موصوف کہیں دکھائی دیں مجھے تو لگتا ہے۔ کہیں منگنی کی طرح نکاح بھی ویڈیو کال پر ہی نہ بھگتا ڈالیں۔" پہلی بار منشاء نے کوئی معقول بات کی تھی۔

"ہاں تو ہم کس مرض کی دوا!! انھیں تو یہاں بلوا کر رہیں گے۔" ماہ جبیں نے اپنے مصمم ارادے کا اظہار فوراً ہی کر دیا تھا۔

ماہ جبیں کی بات کے مطلب کو سمجھتیں سوچتیں حریم اور منشاء کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی اس بات کو صرف نظر انداز کر بیٹھیں تھیں کہ فاریہ تو تب سے ہی پریشان اور مضمحل تھی جب سے وحید صاحب ان تینوں کے اباجی اور فاریہ کے تایا ابا نے اس سے اس رشتے کے بابت پوچھا تھا۔ کچھ دن غور و فکر اور سوچ کے بعد اس نے ہاں تو کر دی تھی لیکن وہ منگنی ہو جانے کے باوجود بھی کھل کر اس رشتے کو قبول نہیں کر پائی تھی۔

ان چاروں کی آپس میں اچھی خاصی گہری دوستی تھی گو کہ فاریہ نے اپنی زبان سے ان کے سامنے ایسا کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ مگر وہ اسکی خاموشی سمجھ گئیں تھیں۔ فاریہ ان کی چچازاد کزن تھی۔ جوائنٹ فیملی سسٹم میں پل کر جوان ہوئیں تھیں اسی لیے آپس میں گہرے تعلقات تھے۔ حمید صاحب اور وحید صاحب دو بھائی اور رقیہ بیگم ان کی اکلوتی بہن تھیں جو شادی کے فوراً بعد فرانس جا بسیں تھیں۔ بیچ بیچ میں انکا آنا جانا لگا ہی رہتا تھا۔ مگر ان کا اکلوتا بیٹا فاران جو اب ڈاکٹر بن چکا تھا۔ بچپن میں ایک بار کے بعد کبھی پاکستان نہیں آیا تھا۔ پہلی بار بھی وہ جب آیا تھا۔ تب بد قسمتی سے ایک کار حادثے میں فاریہ کے والدین انتقال کر گئے تھے۔ فاریہ اور شازم دو ہی

عہدِ وفا

ایمان پریشے کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا مُنفرد ناول، مُحبت کی داستان جو معاشرے کے رواجوں تلے دب گئی، پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

بُجھ نہ جائے دِل دیا

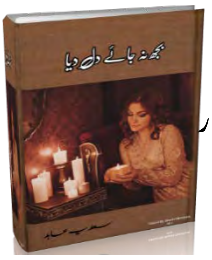

سعدیہ عابد کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا شاہکار ناول، مُحبت، نفرت، عداوت کی داستان، پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

قفس کے پنچھی

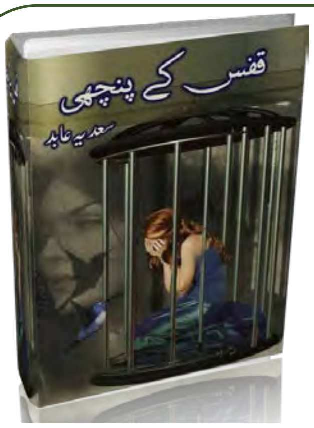

سعدیہ عابد کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا شاہکار ناول، علم و عرفان پبلشرز لاہور کے تعاون سے جلد، **کتابی شکل** میں جلوہ افروز ہو رہا ہے۔

آن لائن پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

جہنم کے سوداگر

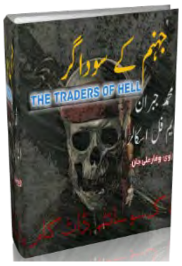

مُحمد جبران (ایم فِل) کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا ایکشن ناول، پاکستان کی پہچان، دُنیا کی نمبر 1 ایجنسی آئی ایس آئی کے اسپیشل کمانڈو کی داستان، پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

شہیدِ وفا

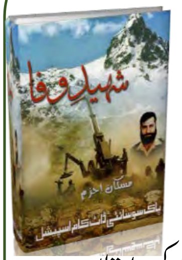

مُسکان احزم کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا ناول، پاک فوج سے مُحبت کی داستان، دہشت گردوں کی بُزدلانہ کاروائیاں، آرمی کے شب و روز کی داستان پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

آپ بھی لکھیے:

کیا آپ رائٹر ہیں ؟؟؟۔ آپ اپنی تحاریر پاک سوسائٹی ویب سائٹ پر پبلش کروانا چاہتے ہیں ؟؟؟

اگر آپکی تحریر ہمارے معیار پر پُورا اُتری تو ہم اُسکو عوام تک پہنچائیں گے۔ **مزید تفصیل کے لئے یہاں کلک کریں۔**

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام، پاکستان کی سب سے زیادہ وزٹ کی جانے والی کتابوں کی ویب سائٹ، پاکستان کی ٹاپ 800 ویب سائٹس میں شُمار ہوتی ہے۔

بہن بھائی تھے۔ جنھیں والدین کی ناگہانی موت کے بعد ان کے تایا نے اپنی اولاد سے بڑھ کر پیار اور شفقت سے پالا تھا۔ ان کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ شازم آج انجنیئرنگ کالج میں پڑھ رہا تھا۔ جبکہ خود فاریہ ایم بی اے کے امتحان دے کر ابھی ابھی فارغ ہوئی تھی ۔ دوسری جانب تایا ابا کی خود صرف تین بیٹیاں ہی تھیں۔ ماہ جبیں سب سے بڑی جبکہ حریم اور منشاء دونوں جڑواں تھیں۔ ماہ جبیں کی منگنی ہو چکی تھی۔ اس لیے انھوں نے عید کے چند روز بعد اس کی شادی کی تاریخ طے کر ڈالی تھی جبکہ۔ اکلوتی بہن کے بارہا اصرار پر فاریہ کے فرض سے سبکدوش ہونے کی غرض سے اس کی نسبت اکلوتے اور لائق فائق بھانجے فاران سے طے کر دی تھی۔ رقیہ بیگم چونکہ پاکستان آئیں ہوئیں تھیں سو منگنی کی رسم بھی ساتھ ہی نبٹا ڈالی تھی۔

وہ محفل جمائے نجانے کتنی دیر تک بیٹھیں اس مسلے پر غور و فکر کرتیں رہیں تھیں۔ نتیجہ شام ڈھلے جب رقیہ پھپھو نے فاریہ کو عید کی شاپنگ کروانے کے لیے لے جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو وہ فورا در میان میں کو دیں۔

"ارے پھپھو اس عید میں کیا مزہ جس میں سرپرائز ہی نہ ہو۔ اپنی عید کی شاپنگ تو فاریہ ہر سال خود ہی کرتی ہے اس بار اس کی منگنی ہو چکی ہے کچھ تو مختلف ہونا چاہئے۔" پہل حریم نے کی تھی۔

"اور کیا پھپھو بلکہ میں تو کہتیں ہوں اس ملک سے بھی آئی ہوئی عیدی میں وہ بات نہیں ہو گی جو فرانس کی عیدی میں ہو گی۔" منشاء ہر بار کی طرح بے تکہ ہی بولی تھی۔

مگر حریم کے ذہین میں کوندا سا لپکا تھا۔ "وہی تو پھپھو مزہ تو تب آئے گا۔ جب فاران بھائی خود اپنی پسند سے فاریہ کے لیے شاپنگ کریں وہی تو ہو گی اصل عیدی۔ جب وہ خود عید لائیں گے۔ پہلی مرتبہ ہم سب سے ملیں گے سب ایک ساتھ عید منائیں گے تو خوشیاں دوبالا ہو جائیں گی آپ بس فون لگائیں اور کہہ دیں ہمارے دولہا میاں سے یہ عید تو وہ سسرال میں ہی منائیں گے۔" سوچ میں ڈوبی نیم رضامند رقیہ بیگم کے شانے پر ہاتھ رکھے پیار سے دباؤ ڈالتی حریم پر فاریہ کو جی جان سے غصہ آیا تھا۔

"پاگل ہو گئی ہو وہ بھلا کیسے آئیں گے۔" وہ بے ساختہ بولی تو حال کمرے میں موجود تمام نفوس بغور اسے دیکھے گئے۔

"میرا مطلب ہے انھیں کیا زحمت دینی بھلا۔ ویسے بھی سسرال سے عید تو عید الفطر پر آتی ہے۔ یہ تو عید الضحٰی ہے۔ بلاوجہ کے تکلف کی کیا ضرورت ہے۔" فاریہ نے فورا سے پیشتر جواز گھڑتے ہوئے صفائی پیش کی تھی۔

ماہ جبیں نے اسے گھور کر چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ "ارے اب یہ تم طے کرو گی کے تمہارے سسرال والے عیدی کب لائیں اور کب نہ لائیں چپکی بیٹھی رہو۔ تمہارے گھر والے موجود ہیں نہ بات کرنے کے لیے۔" ساتھ ہی ساتھ ماہ جبیں نے اسے گھرکا بھی تو رقیہ پھپھو مسکرا دیں۔

"سوچ لیں پھپھو ابھی سے آپ کے معاملات پر یہ آپکی کنٹرول سنبھالنے کو پر تول رہی ہے کل جانے کیا کیا رنگ دکھائے گی۔" ماہ جبیں نے مزید تڑکہ لگایا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"ارے چلو چھوڑو تمہاری شیطانیاں میں خوب سمجھتی ہوں تم سب سے سادہ اور خلوص والی ہے میری فاریہ۔" پھپھو اسکی موہنی صورت کو تکتے ہوئے نچھاور ہونے کو تھیں۔

"اوہ۔ ہوہہو۔" وہ تینوں یک زبان ہو کر شرارت سے بولیں۔ تو پھپھو کھکھلا کر ہنسنے لگیں۔

"ویسے پھپھو فاریہ آپکی کچھ زیادہ ہی لاڈلی ہے۔ بھتیجیاں تو ہم بھی ہیں۔ پھر یہ سارا لاڈ پیار آپ اسی پہ لٹائے جا رہی ہیں۔ ہم جیلس ہو رہے ہیں۔" منشاء منہ سجھا کر شکوہ کرنے لگیں۔

تو رقیہ بیگم کو بے ساختہ اس پر بھی پیار آیا کچھ وہ ان کی پٹی سے لگ کر بیٹھی تھی فوراً ہی ماتھا چوم ڈالا "مجھے تو تم سب ہی ایک سے بڑھ کر ایک پیاری ہو۔"

"بلکل درست فرمایا پھپھو نے ہاں بس سب سے بڑھ کر فاریہ پیاری ہے۔"

"آخر کو بہو جو ہوئی پھپھو کی تب ہی تو چرا کر لے جا رہیں ہیں پر پھپھو کبھی بھی کبھی بھی کسی بھی موقع پر بہو کو کوس کر دل ٹھنڈا کرنے کو دل چاہے تو بس مجھے ایک فون کال کر لیجئے گا۔" جی ہاں یہ فاریہ کی ٹانگ کھینچتی ماہ جبیں ہی تھی۔

"میں کیوں کوسنے لگی۔ اپنے مرحوم بھائی کی اکلوتی نشانی کو۔" پھپھو کی لاپرواہی میں کہی بات پر سب ہی کو ایک پل کے لیے چپ لگ گئی تھی۔

یہ سچ تھا۔ انھیں فاریہ حقیقتاً سب میں سب سے عزیز تھی۔ ان کے لاڈلے چھوٹے بھائی کی نشانی جو ٹھہری۔ کچھ بڑے بھائی سے فون پر اس کی تعریفیں بہت سن رکھیں تھیں۔ اوپر سے خود بھی وہ آتی جاتیں رہتیں تھیں۔ تو شک کی گنجائش ہی کوئی نہیں بچتی تھی۔ انھوں نے بنا وقت ضائع کیے فاریہ کا ہاتھ مانگ لیا تھا۔ پردیس میں بیاہنے پر وحید صاحب کو کچھ تعامل تھا۔ مگر رقیہ بیگم کی ضد کے ہاتھوں مجبور ہو کر انھیں ہاں کرتے ہی بنی تھی۔

گفتگو طویل سے طویل تر ہوتی چلی جاتی مگر عین اسی وقت کچن میں خوب اہتمام سے کھانا بناتی ساجدہ بیگم نے ماہ جبیں کو آواز دے ڈالی تھی۔ اور اس کے ہمراہ ہی فاریہ بھی خاموشی اے اٹھ کر کمرے کی جانب روانہ ہو گئی تھی۔

"تو پھر پھپھو آئیں گے نہ فاران بھائی۔" منشاء نے سلسلہ ءکلام پھر وہیں سے جوڑا۔

"کیوں نہیں بیٹا ضرور آئے گا۔ بلکہ وہ تو منگنی پر بھی خود ہی آنا چاہتا تھا۔ بس کچھ ایسی مصروفیت ان پڑی کے نہیں آ پایا بلکہ میں تو خود چاہ رہی تھی ایک بار وہ پاکستان آ جاتا سب سے مل لیتا۔" رقیہ بیگم سنجیدگی کے لبادے میں دکھائی دیں۔ تو وہ دونوں بھی چپ چاپ کھسک لیں----------

☆☆☆☆☆☆☆☆

http://paksociety.com

وہ ہاسپٹل سے واپس لوٹا تو تھکن سے چور چور تھا۔ جون (ملازم) سے کافی بنانے کا کہہ کر وہ کمرے میں چلا آیا تھا۔ چینج کر کے ریلیکس ہو تا وہ بیڈ پر دراز ہوا تھا۔ جون کافی سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر جا چکا تھا۔ گھونٹ گھونٹ کر کے کافی پیتا وہ لیپ ٹاپ آن کرنے لگا تھا۔ حسب معمول سب سے قبل ای میلز چیک کیں تو سب سے اوپر تازہ تازہ کی گئی ای میل اسی کی تھیں۔ جسے وہ ہفتے بھر سے روز کوئی نہ کوئی میسج بھیج رہا تھا۔ جبکہ اسکی جانب سے یہ پہلا جواب موصول ہوا تھا۔ اس نے متجسس ہوتے ہوئے فوراای میل اوپن کر کے میسج پڑھا۔

"آپ فرانس میں رہتے ہوئے شاعری کا ذوق بلکہ اتنا اچھا ذوق رکھتے ہیں ان کر خوشی ہوئی ویسے جو پوئمز آپ نے بھیجی ہیں ان میں سے چند میری بہت فیوریٹ ہیں۔ پر مجھے ایسا لگتا ہے آپ شاعری کی بجائے مجھ سے بات کرنا بلکہ مجھ سے کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ اس لیے سوچا آپ سے پوچھ ہی لوں۔" عبارت پڑھتے ہی دلکش مسکراہٹ اس کے لبوں پر بکھر گئی تھی۔

"محترمہ آپ تو میری سوچ سے خاصی ذہین ہیں۔ ویلڈن۔" مختصر سا پیغام ہوا کی ہتھیلی پر رکھ کر سات سمندر پار بھیجتا وہ نجانے کن سوچوں میں جا گھرا تھا کہ موبائل پر بجتی بیپ پر چونکا۔ "ماما کالنگ" پڑھتے ہی اس نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"اسلام و علیکم ماما!" کال اٹینڈ کرتے ہی فون کان سے لگائے وہ خوش دلی سے بولا تھا۔

"و علیکم اسلام بیٹا! کیسے ہو ٹھیک ہو نہ کام کیسا جا رہا ہے۔ تم نے تو فون تک نہیں کیا پچھلے ہفتے سے۔" دوسری جانب سے فوراہی فکر اور شکایت بھری آواز ائیر پیس میں ابھری تو وہ جی بھر کر شرمندہ ہوا۔

"بس ماما! کچھ پرابلم ہو گئی تھی۔ مگر اب سب ٹھیک ہے۔ اور اب فرصت ہی فرصت ہے میں ابھی آپ کو کال کرنے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا۔ آپ سنائیں کیسا جا رہا ہے۔ آپکا ٹور۔ سب ٹھیک ہے وہاں۔" اس نے گفتگو کو رخ ان کی طرف موڑا تو وہ فورا مدعے پر آئیں۔

"سب اچھا ہے اللہ کے فضل سے۔ بس وہ منگنی کے بعد پہلی عید ہے۔ تو رسم ہوتی ہے۔ لڑکی کی عید اس کے سسرال سے جاتی ہے۔ میں چاہ رہی تھی۔ تم فاریہ کے لیے عید کی شاپنگ وہیں سے کرو اور عید بھی یہاں پاکستان میں کرو ہم سب کے ساتھ۔ تم سب سے مل بھی لو گے ایسے اچھا نہیں لگتا منگنی پر بھی تم نہیں آپائے سب کیا سوچتے ہوں گے۔"

"ماما فکر نہیں کریں۔ کوئی کچھ نہیں سوچ رہا ہو گا۔ منگنی پر گھنٹہ بھر تو ویڈیو کال پر بات ہوئی تھی سب سے۔ انفیکٹ میں خود بھی سوچ رہا تھا۔ پاکستان کا چکر لگا ہی لوں۔ اپ کو بھی ساتھ ہی واپس لے آؤں گا۔ آپکی یاد بھی بہت آرہی ہے آج کل۔" غیر متوقع طور پر وہ جھٹ پٹ ہی مان گیا تھا جبکہ رقیہ بیگم جانے کیا کیا تاویلیں گھڑے بیٹھیں تھیں اسے قائل کرنے کے لیے۔ وہ تو بیٹے پر جی جان سے صدقے واری ہوئیں۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"اچھا پھر میں تمہیں لسٹ میل کر دوں سب چیزیں جو عید میں ضروری ہوتیں ہیں۔ تم اپنی پسند سے لے لینا۔" رقیہ کچھ دیر اسے مزید ہدایات دیتیں رہیں، تھیں پھر فون بند کر دیا۔

توفاران دل ہی دل میں کچھ سوچتا اسی ہفتے ہی ٹکٹ کنفرم کرنے کا ارادہ باندھنے لگا تھا،یوں بھی عید میں دن ہی کتنے بچے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تین دن بعد فاران آرہا تھا۔ اطلاع پورے گھر میں جنگل میں آگ کی مانند پھیلی سب ہی پرجوش اور خوش دکھائی دے رہے تھے ماسوائے فاریہ کے ماہ جبیں کا خیال تھا وہ سن کر تھوڑا تو مسکرائے گی تھوڑا تو شرمائے گی۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ اس کا وہ سپاٹ تاثر اس کے چہرے سے ایک پل کے لیے بھی ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔ وہ تینوں بھی اپنا سا منہ لے کر رہ گئیں۔

آج کل بازاروں کے چکر عروج پر تھے تائی جان کے ہمراہ وہ سارا سارا دن بازاروں کہ خاک چھانتیں۔ بڑی گرم جوشی سے ماہ جبیں کی شادی کی تیاریوں میں مصروف رہتیں تھیں۔

زیور سب سے پہلے بنوائے گئے تھے۔ دوسرا ٹوکن کپڑوں کے سر نکلا تھا۔ کیونکہ ڈیزائنر آرڈر مکمل کرنے میں خاصہ وقت لیتے تھے۔ کچھ یوں بھی۔ انکا پسندیدہ ترین آپشن یہ تھا۔

آج ماہ جبیں کی اکلوتی بیاہتا نند اور ساس اسکاناپ لینے آئیں تھیں۔ ماہ جبیں نے خوب شام کی چائے پر خوب ہی اہتمام کیا تھا۔ چٹ پٹی مصالے دار کھانوں کی خوشبوں سے ڈرائنگ روم معطر تھا۔ شازم بھی آج ہی ہاسٹل سے لوٹا تھا۔ خوشبو ہی ایسی باکمال تھی۔ وہ ظلم کا مارا اچھے کھانے کو ترسا ہوا اشیائے خوردونوش پر ٹوٹ پڑا تھا۔ ماہ جبیں نے لاکھ آنکھیں دکھائیں۔ تمیز کے دائرے میں رہنے کے چھپ چھپا کے کئی اشارے بھی کیے مگر وہ بھکڑ بنا ٹھونستا ہی رہا تھا۔

وہ ناپ لے کر روانہ ہوئیں تو ماہ جبیں نے پہلی فرصت میں شازم کے دھموکہ جڑا۔ "شرم نہیں آتی ایسے ندیدوں کی طرح کھاتے ہیں۔"

"بہن کے سسرال والوں کے سامنے۔ لوجی اور سن لو۔ بہن کے سسرال والے اگر آئے روز آٹپکیں تو بندہ ناچیز کیا کرے۔" کبابوں سے خوب انصاف کرنے کے بعد اب اس نے سینڈوچز کی جانب رخ کیا تھا۔

"اتنے دن بعد بھائی گھر آیا ہے۔ یہ نہیں اس کی فکر کرلو تمہیں اپنی چڑیل جیسی نند اور ساس کی فکر کھائے جا رہی ہے۔ یاد رکھو ان سے جب تمہاری غیر اتحادی طور پر جنگیں ہوں گی نہ تب تب میں ہی کام آوں گا تمہارے ڈٹ کر رعب سے کہنا۔ میرا بھائی سلامت ہے ایک ایک کو دیکھ لے گا۔" شازم جذباتی ہوا تو ماہ جبیں نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی ادا پہ ہنس دی۔

"توبہ بڑے بڑے بھوکے ندیدے دیکھے ہیں پر تمہاری شودپنتی کا اپنا ایک الگ ہی مقام ہے اس نے کوئی تیسرے سینڈوچ کو نشانہ بنایا تھا۔" جب منشاء نے تاسف کا اظہار کیا۔

http://paksociety.com

"تمہیں کیا پتہ گینڈی۔۔۔ کھا کھا کر پہلوان بنتی جا رہی ہو۔ ایک ہم جیسے ہیں ہاسٹل میں میس کے پکے بد ذائقہ کھانے کھا کھا کر کیسے کمزور ہوا پڑا ہوں۔ آجاتی ہو کہیں سے بھی نظر لگانے۔" شازم نے تڑخ کر منشاء کے صحت مند وجود پر طنز کیا تو وہ تلملا کر رہ گئی۔

"مطلب کیا ہے تمہارا تم خود بنو گے اصل گینڈے جس رفتار سے تم کھاتے ہو نا تم اپنی ایک نئی ہی نسل ایجاد کرو گے لوگ گینڈے کو بھول بھال تمہاری مثالیں دیا کریں گے۔ فاریہ کی منگنی والے دن آدھا کھانہ تو تم اکیلے نے کھایا تھا باقی جو بچا کھچا تھا۔ وہ پیک کروا کر ساتھ لے کر چلتے بنے تھے۔ لگ ہی نہیں رہا تھا تمہاری بہن کی منگنی ہو رہی ہے۔ ایسا لگ رہا تھا کسی ایوینٹ پر تم مفتہ مارنے گھسے ہو۔ مگر افسوس تمہاری سالوں کی بھوک اب تک مٹی نہیں۔" منشاء نے فوراً سے پیشتیر جوابی کاروائی کی تھی۔

"استغفار۔ اتنی مبالغہ آرائی تمہیں تو الطاف حسین کا مشیر خاص ہونا چاہیئے تھا۔ اگر سب کھانہ میں نے کھا لیا تھا تو یقیناً باقی سب تو لال شربت پر صبر و شکر کر کے چلتے بنے تھے۔" ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے شازم نے اس کی غلط بیانی کو نشانہ بنایا تھا۔

اس سے پہلے کے منشاء مزید جوابی کاروائی کرتی ساجدہ بیگم جو مہمانوں کو دروزے تک رخصت کرنے گئیں تھیں واپس لوٹیں۔

"ماہ جبیں میں اور تمہارے ابا جی سوچ رہے تھے کل جا کر تمہارے لیے فرنیچر بھی فائنل کر دیں۔ گھر کی پہلی شادی ہے۔ میں نہیں چاہتی جہیز میں کوئی کمی بیشی ہو تم خود ہی پسند کر لو تو بہتر رہے گا۔" وہ عجلت آمیز لہجے میں اس سے مخاطب ہوئیں تھیں۔ گویا اسکا جواب سنتے ہی دروازے سے ہی پلٹ جائیں گی۔

"اماں مجھے کوئی جہیز نہیں چاہیے یہ چاؤ آپ کسی اور پر پورے کیجیے گا۔" ماہ جبیں نے صاف انکار کیا تو سب ہی حیرت زدہ اسے تکنے لگے۔

"پاگل ہو گئی ہو۔ یہ تو روایت ہے۔ لوگ کیا کہیں گیں بیٹی اتنی ہلکی تھی کہ ماں باپ سے زرہ برابر جہیز نہ جٹا۔" ساجدہ بیگم اچھنبے میں گھریں اسے سمجھانے لگیں۔

"اماں ماہ جبیں ٹھیک کہہ رہی ہے ہماری بہن اتنی ہلکی ہر گز نہیں کے جہیز سے اسکا ناپ تول کیا جائے۔ ویسے بھی کونسی رسم کونسی روایت دین میں تو بیٹیوں کو جائیداد میں حصہ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ روایت ہی قائم کرنی ہے تو سنت نبوی کا دامن تھامیئے نا۔ ماہ جبیں کو جہیز نہیں بلکہ اسکا حق دیں جو دینا آپ پر لازم بھی ہے۔" بڑی سکون سے کہتی فاریہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تھی۔

سب ہی اس کی بات پر متفق ہوئے تھے باہر سے آتے تایا ابا نے تو اسکی دانشمندی کو سراہتے ہوئے خوب داد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ بیٹیوں کو ان کا حق دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ ماہ جبیں نے اپنے حصے کی رقم سے گھر خریدنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"یہ جس شاہ خرچی سے تایا ابا تم سب پر کروڑوں لٹا رہے ہیں نہ مجھے لگتا ہے میرے حصے کچھ نہیں آنے کا۔" تایا ابا کو بزنس سے شئیرز نکالتے دیکھ کر شازم نے کف افسوس ملا۔

http://paksociety.com

"ہونہ شودے کے شودے تم۔ اپنے ساتھ ساتھ ہمارے مال پہ بھی نظر لگائے بیٹھے تھے۔" ہونہ ہو یہ منشاء ہی تھی۔ ان دونوں کی آپس میں بات بات پر ہمیشہ سے یونہی ٹھنتی تھی۔ وہ تو جب سے شازم ہاسٹل شفٹ ہوا تھا یہ سلسلہ کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔ ورنہ تو دونوں آپس میں گتھم گتھا ہونے سے بھی قطع گریز نہیں کرتے تھے۔

"کیا کیا خواب دیکھے تھے۔ اتنی جائیداد ہے۔ زندگی چین سے کٹے گی۔ مجھے کیا علم تھا یہ چڑیلیں میرا دیوالیہ نکال کی ہی رخصت ہوں گی۔" چڑیل لفظ پر زور ڈالتے ہوئے وہ ساتھ بیٹھی میگزین پڑھتی فاریہ کے کان پر جھکا کہ ہونہ ہو آئیڈیا تو اسی کا تھا۔

فاریہ نے میگزین اس کے شانے پر گھما کر مارا تھا۔ وہ بیچارا بلبلا اٹھا تھا۔

"ابا جی نے اسٹیٹ ایجنٹ سے بات کرلی ہے۔ وہ کچھ اچھے اچھے بنگلے دکھانے والا ہے وہ بھی کل ہی۔" حریم نے اندر داخل ہوتے ہوئے اطلاع بہم پہنچائی۔

"کل تو فاران بھی آرہا ہے۔" رقیہ پھپھو بھی کسی سے فون پر محو گفتگو تھیں کال کاٹتے ہوئے انھوں نے بھی یاد دہانی کرانا چاہی۔

"ڈونٹ وری پھپھو۔ اپنے بہنوئی کو میں بقلم خود ائیرپورٹ لینے جاؤں گا آخر کو اس بلا کو وہ ہمیشہ ہمشہ کے لیے اپنے سر لے کر مجھ پر احسان عظیم کر رہے ہیں۔" شازم نے سر دھنا۔

"فضول مت بکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ پکڑو لسٹ فٹافٹ سارا سامان لے کر آؤ۔" ساجدہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے اسے ڈپٹ کر لسٹ تھمائی۔

"اتنی لمبی لسٹ کیا کیا لکھ دیا ہے تائی اماں۔" لسٹ کا پوسٹ مارٹم کرتے اسکے پسینے چھوٹے۔

"زیادہ سامان نہیں ہے تم بس جاؤ جلدی لے آؤ۔" وہ کہہ کر کچن کی طرف بڑھ گئیں ابھی انھیں دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی کرنا تھا۔

جب سے شازم گھر لوٹا تھا۔ اس کی نت نئے کھانوں کی فرمائشیں ہی پوری ہو کر نہیں دے رہیں تھیں

"حریم چلو تم بھی ساتھ۔ دونوں مل کر لے آتے ہیں سب سامان تمہیں آئس کریم بھی کھلاؤں گا۔" سر کھجاتے ہوئے اس نے اپنا بوجھ بانٹنے کے لیے حریم سے گزارش کی تھی۔

"ہاں ہاں چلو حریم میں بھی چلتی ہوں نہ۔ مجھے کون سا شوگر ہے خدانخواستہ۔" آئس کریم کا نام سنتے ہی منشاء کے منہ میں پانی بھر آیا تھا فوراً اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"تم دونوں ہی چلے جاؤ۔ میرے لیے آئیس کریم پیک کروالانا۔" حریم کا گرمی میں خوار ہونے کا قطعی موڈ نہیں تھا۔ اس لیے وہ صاف انکاری ہوئی۔

"ہو گئے سارے ہی چلنے کو ایک دم تیار۔۔۔" شازم منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تھا۔ منشاء نے بطور خاص نوٹس کیا تھا۔ لیکن اسوقت وہ اس

http://paksociety.com

سے جھگڑا مول لینا نہیں چاہتی تھی۔

"سنو واپسی پر خان بابا کے ڈھابے کی کڑاہی تو لیتے آنا میرا کچھ سپائسی کھانے کا موڈ ہو رہا ہے۔" فاریہ نے کہا۔

لو کوئی ضرورت نہیں الا بلا کھانے کی میں گھر پر جو کڑاہی بنا رہی ہوں وہ کون کھائے گا باہر سے گزرتی ساجدہ بیگم نے بلند آواز میں ٹوکا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"آہستہ چلاؤ بھری جوانی میں میرا قبر کی خوراک بننے کا موڈ بالکل نہیں ہے۔" منشاء نے سو کی سپیڈ پر چلتی گاڑی کو دیکھ کر دہلتے ہوئے کہا۔

"حد ہے اس سے آہستہ میں تو نہیں البتہ فاریہ ہی چلا سکتی ہے۔ تایا جان کے آگے نمبر زبنوالو اس سے بس کبھی چالیس کی سپیڈ اسے اوپر جاتی ہی نہیں۔ اپنے ساتھ ساتھ تم سب کو بھی ڈرپوک بنا دیا ہے۔"

"ہم ڈرپوک ہی اچھے تم گاڑی سلو کرو ورنہ میں گھر جا کر اباجی سے شکایت کروں گی تمہاری۔" اس نے دھمکی ہی ایسی کارگر دی تھی۔ اسے مانتے ہی بنی۔

شاپنگ سینٹر میں بمشکل ڈھونڈ ڈھانڈ کے انھوں نے مطلوبہ گروسری کا سامان اکٹھا کیا تھا۔

"چلو آئیس کریم کارنر پر چلتے ہیں۔" شازم کاونٹر پر پے منٹ کر کے فارغ ہوا تو۔ منشاء نے فوراً اسے وعدہ یاد دلایا

"چلو ویسے بھی اب تم کہاں ٹلنے والی ہو۔" وہ منہ بنا کر بولا تھا منشاء پر رتی بھر اثر نہیں ہوا تھا۔

"ویسے ایک تم ہو تیسرا کپ آئیس کریم کھا رہی ہو۔ ایک ہماری یونیورسٹی کی لڑکیاں ہیں۔ سلاد بھی گن گن کر کھاتیں۔ اف کیسی نازک نازک حسین پریاں بھری پری ہیں۔" کہتے ہوئے شازم کے چہرے پر ایک رنگ ارہا تھا ایک جا رہا تھا۔

"بہت خوب تو یہ پڑھائی ہوتی ہے۔ تب ہی نمبر اتنے زیادہ آنے لگے ہی آج کل۔" منشاء آئیس کریم کھانا بھول کر اس پر طنز کے تیر برسانے لگی۔

"ارے پڑھائی وڑھائی کسے یاد رہتی ہے۔ اگر ارد گرد ایسا چپہ چپہ پر حسن بکھرا پڑا ہو۔" شازم شان بے نیازی سے بولتا۔ اسکی آئس کریم کا سارا مزہ ہی کرکرا کر گیا تھا۔

"ایک تم ہو لگتا ہے ہفتوں منہ نہیں دھوتیں۔" وہ برا سا منہ بنا کر کہتا اسے تپا گیا تھا۔

"یہ تم آجکل ہر وقت میری برائیاں کرتے رہتے ہو۔ تکلیف کیا ہے تمہیں اپنی شکل دیکھی ہے مچھر کہیں کے۔"

"ہاں تو مونچھیں میں نے اپنے شوق سے رکھیں ہیں۔" وہ مزید اکڑ کر بولا۔

"ویسے سچ سچ بتاو کیا میں واقعی موٹی ہو گئی ہوں۔" واپسی کے سفر پر منشاء نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

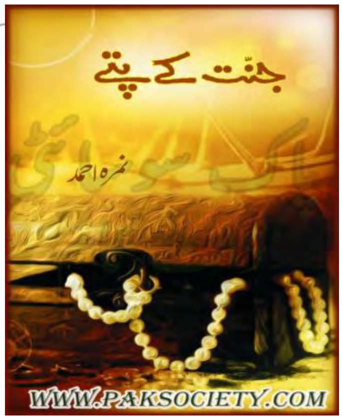

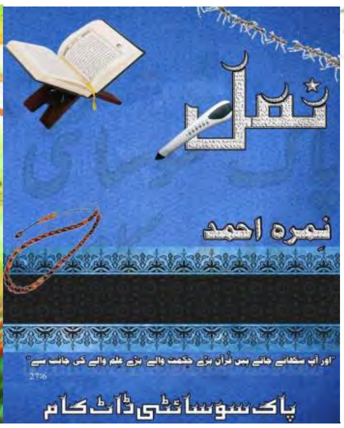

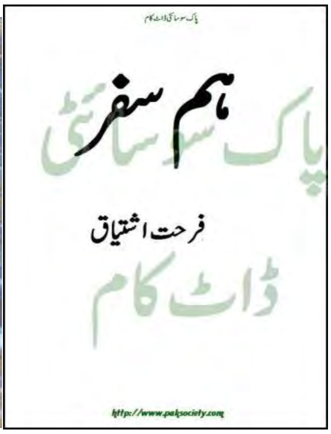

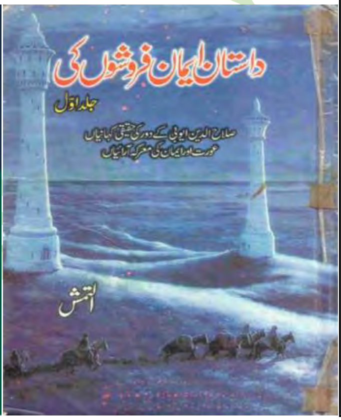

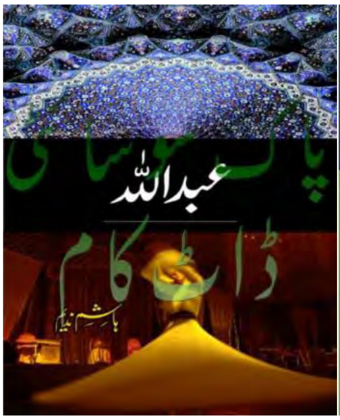

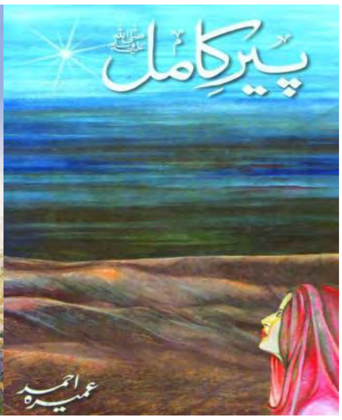

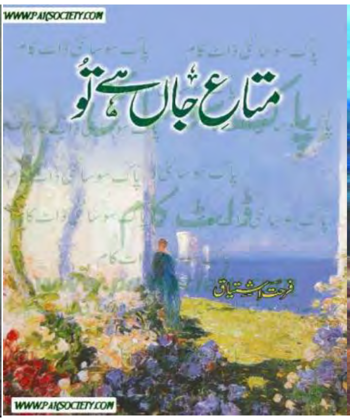

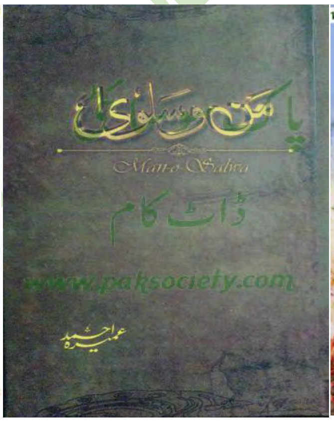

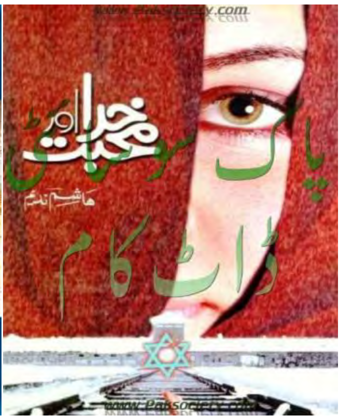

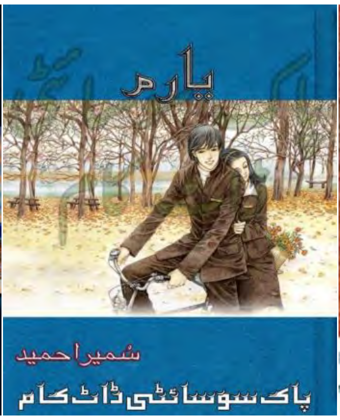

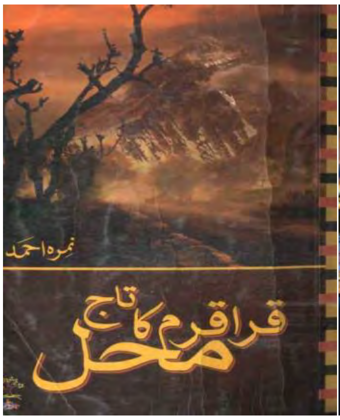

"نہیں تم موٹی نہیں ہوئیں۔" اسکا لہجہ میں گھمبیر پن تھی۔ منشاء نے سکون کا سانس لیا۔

رش کچھ زیادہ تھا وہ احتیاط سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

"تم بہت زیادہ موٹی ہو گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔" اگلے ہی پل وہ کھکھلا کر ہنستا ایک بار پھر سے اسکا مذاق اڑا رہا تھا۔

اس پل تو وہ خون کے گھونٹ بھر کر رہ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

فاران صبح 7 بجے کے قریب ائیر پورٹ پہچا تھا۔ جہاں شازم اور تایا ابا ایک گھنٹہ پہلے ہی سے موجود اس کے منتظر تھے۔ گھر میں بھی صبح سویرے ہی گہما گہمی کا عالم تھا۔ وہ گھر پہنچا تو بڑے خندہ پیشانی سے اسکا خیر مقدم ہوا تھا۔ ماہ جبیں اور ساجدہ نے مل کر بھرپور ناشتہ تیار کیا تھا۔ جب تک فاریہ سو کر اٹھی ناشتہ میز پر چنا جا چکا تھا۔ سب ہی ڈائننگ ٹیبل پر براجمان ناشتے سے انصاف کرنے میں مصروف تھے۔

"اسلام و علیکم" ڈائننگ ہال میں داخل ہوتے ہوئے اس نے سب کو مشترکہ سلام کیا تھا۔

حلوہ پوری کی تعریف کرتے کرتے فاران نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

سادہ سے گھریلو لباس میں ملبوس بالوں کی پونی ٹیل کیے تر و تازہ حسین چہرے کے ساتھ وہ اسے بڑی فریش دکھائی دی تھی۔

فاریہ ایک کرسی کھینچ کر بیٹھتی اب ناشتے میں مگن ہو چکی تھی۔ معمول ہی کی طرح پیٹ بھر کر ناشتہ کیا۔

ناشتے کے بعد فاران آرام کرنے گیسٹ روم میں جا چکا تھا۔ تایا ابا آفس روانہ ہو گئے تھے۔ ساجدہ دوپہر کے کھانے کا انتظام کرنے لگیں تھیں ان کا آج لمبا چوڑا مینیو تھا۔

"تائی اماں آپ اتنا کھانا بنا رہی ہیں۔ سب نے ابھی اتنا سارا ہیوی ناشتہ کیا ہے۔ شام تک کوئی بھی نہیں کھائے گا۔ آپ ایسا کیوں نہیں کر تیں آج گھر میں پارٹی رکھ لیتے ہیں۔" یہ نیا سا آئیڈیا شازم کا تھا۔

"کیسی پارٹی شازم بابا۔" خانساماں کے کان کھڑے ہوئے۔

"فاران بھائی کی یہاں آمد کی خوشی میں ان کے لیے سرپرائز پارٹی۔"

"آج تو وہ آیا ہے۔ آرام تو کر لینے دو بچے کو۔" ساجدہ بیگم کو تعامل ہوا

"ارے وہ کونسا جہاز کو اپنے سر پر اٹھا کر لائے ہیں اور پھر منگنی میں بھی تو نہیں آئے تھے اسی بہانے چھوٹی سی رسم دوبارہ کر لیں گے۔" شازم نے اصرار کیا تو انھوں نے حامی بھر لی۔

کچھ ہی دیر میں گھر کے سارے ملازم گردش میں آ چکے تھے۔ زبردست سجاوٹ کی گئی تھی۔ طرح طرح کے کھانے تیار ہوئے تھے۔ چند ضروری مہمانوں کو دعوت نامہ صبح ہی بھجوا دیا گیا تھا۔

"ویسے اتنا بہترین آئیڈیا تمہارے دماغ میں آ کس طرح گیا شازم۔" منشاء بے حد خوش تھی۔

"وہ کیا ہے کہ تمہارے جتنا چھوٹا دماغ نہیں ہے میرا اس لیے۔ وہ فاران کے لیے کچھ گفٹس لایا تھا۔" شاپر میز پر رکھتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔

"بکواس نہیں کرو گے تو تمہاری پہچان کس طرح ہو گی۔" منشاء نے اسے منہ چڑایا۔

"اتنا کھڑاک پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی خوامخواہ میں تم لوگوں کی تیاریاں دیکھ کے یوں لگ رہا ہے موصوف فرانس سے کوئی جنگ جیت کر آئے ہوں۔ اور تمغہ پہنانے کی تقریب رکھی گئی ہو ان کے لیے۔" فاریہ نے صوفے پر پسارتے ہوئے اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا تو سب نے ہی کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"خوف خدا بھی کوئی چیز ہوتی ہے لڑکی۔ ہونے والے مجازی خدا کی یہ عزت ہے۔ بڑی کا یہ حال ہے تو چھوٹی میری خاک عزت کرے گی۔" شازم منشاء کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بے اختیار کہہ تو گیا تھا پھر فوراً ہی پچھتایا وہ ساری کی ساری حیرت سے منہ پھاڑے اسے یوں دیکھنے لگیں جیسے دنیا کا آٹھواں عجوبہ وہی ہو۔ ہال میں اسوقت نوجوان نسل کا ٹولہ ہی تھی۔

منشاء نے صدمے سے نکل کر من ہی من میں خدا کا شکر ادا کیا تھا۔ اس کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔ سنبھل تو گئی تھی۔ مگر سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ اب کیا کہے اور کیا کرے۔

"بڑے چھپے رستم ہو تم دونوں تو کب سے چکر چل رہا ہے صاف صاف بتاؤ۔" ماہ جبیں شازم کے کان زور سے مروڑتی تفتیشی انداز میں پوچھ رہی تھی۔ شازم آہ و پکار کرنے لگا تو اس نے کان چھوڑا تھا۔

"کوئی چکر نہیں ہے قسم سے یہ تو میں نے ہی سوچا ساری جائیداد ہاتھ سے نکل جائے گی۔ جتنی بچ سکتی ہے اتنی تو بچا لوں۔ باتیں بنانے میں تو اس سے ماہر کوئی تھا ہی نہیں۔"

"اور یہ شاندار خیال تمہیں منشاء کے حوالے سے ہی کیوں آیا میں دکھائی نہیں دی حریم بھی اس کے سر ہوئی۔"

"حریم دیکھو۔ وہ کیا ہے نہ کہ اصل میں میں اپنے تایا کے سر سے بوجھ کم کرنا چاہتا ہوں۔ اور تایا ابا کے سر کا سب سے بھاری بوجھ تو منشاء ہی ہے۔" وہ بڑی عاجزی و انکساری سے کہتا منشاء کو زہر لگا تھا۔

"منہ دھو رکھو۔ تم جیسے سے شادی کر لوں اتنے برے دن نہیں آئے میرے۔" وہ چیخی۔

"کیوں بھئی تمہیں کیا تکلیف ہے۔ اتنا اچھا میرا بھائی ہے۔ تمہیں اور کیا چاہیئے۔ سب سے بڑھ کر تو یہ کے کم سے کم اب تایا ابا کو تمہارا بر ڈھونڈنے کے لیے خوار نہیں ہونا پڑے گا۔" فاریہ سچ میں خوش ہوئی تھی۔ اس لیے بھائی پر پیار بھی آیا۔

"اتنا کوئی تمہارا بھائی جیمز بونڈ کی اولاد ہو نہہ اس جیسوں کو میں گھاس تک نہیں ڈالتی۔" منشاء تو غیض و غضب سے لال بھبھوکا ہوتی پیر پٹختی وہاں سے واک آوٹ کر گئی۔

http://paksociety.com

"مجھ جیسا ہیرو چراغ لے کر ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملے گا۔ سوچ سمجھ کر جواب دینا تم بھی۔" شازم کی آواز نے دیر تک اسکا پیچھا کیا تھا۔

"پاگل آہستہ بکواس کرو پھپھو ساتھ والے کمرے میں قیلولہ فرما رہیں ہیں۔ سن لیا تو شرم سے مر جاؤ گے فاریہ نے گھرکا۔"

"واہ بہنا واہ۔ ابھی جو کچھ دیر پہلے پھپھو کے بیٹے کے مطلق تم گوہر افشائیاں فرما رہیں تھیں۔ اسوقت یہ نادر و نایاب خیال تمہیں کیوں نہیں آیا کہ پھپھو ساتھ والے کمرے میں قیلولہ فرما رہیں ہیں۔"

وہ دوبدو بولا فاریہ نے ہاتھ کے اشارے اسے دفع کا اشارہ کیا اور خود موبائل سکرین پر نگاہیں ٹکائے ماہرانہ انداز میں انگلیاں چلانے لگی۔

ماہ جبین نے دونوں پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی اور اپنے لیے چائے بنانے کچن کی طرف چل دی جہاں کھانے کی انتہا امیز خوشبو نے اسکا موڈ مزید اچھا کر دیا تھا۔ وہ چائے کا مگ لیے واپس لوٹی تو سب ہنوز پہلے کی سی پوزیشن میں بیٹھے تھے۔

"تم سب اب تک یہاں بیٹھے ہو؟ کیا بات ہے یوں فقیروں والے حلیے میں پارٹی اٹینڈ کرو گے کیا تم لوگ۔ میزبان کو ہمیشہ مہمان سے پہلے ریڈی ملنا چاہیے۔4 تو کب کے بج چکے ہیں۔" ماہ جبین کو ہمیشہ سے انسٹرکشن دینے کا شوق رہتا تھا۔

"بالکل درست فیصلہ کیا ہے۔ تایا ابا نے تمہارے بارے میں تم پرفیکٹ شادی میٹریل بن چکی ہو۔" شازم نے مودبانہ کہا تو حریم اور فاریہ نے دانت دکھائے۔

"بھاڑ میں جاؤ سارے مجھے کیا ہے۔ پر خبردار جو میرے سسرال والوں کے سامنے تم لوگ اس واحیات حلیے میں آئے۔" ماہ جبین نے جھٹ اپنے مطلب کی بات کی۔

"کمال ہے۔ سسرال کو لے کر اتنا کانشیس بھی مت ہوا کرو ماہ جبین جن سے زندگی بھر کا تعلق جڑنے جا رہا ہو، ان سے ہمیشہ اپنے اصل روپ کے ساتھ ملنا چاہیئے کچے دھاگے کی یہ ڈور صرف سچائی کی بنیاد پر ہی مضبوط بنائی جا سکتی ہے اور دکھاوا کر کے یا پھر اجنبیوں کی طرح پوز کر کے آپ آخر کسی سے کب تک مل سکتے ہیں۔ آپ جو ہیں وہ ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کے آپ خود کو کیسا شو کروا رہے ہیں۔ حقیقی رنگ سامنے آ کر رہتا ہے اور اگر آپ اپنی ذات سے تنہائی میں مطمئن ہیں تو پھر کوئی ضرورت نہیں خود کو بنا بنا کر پیش کرنے کی۔ جسے آپ کو اپنانا ہوتا ہے۔ وہ آپ کو آپکی فطرت کے ساتھ بھی زیادہ خلوص سے اپناتا ہے دیکھ لینا۔"

"ویل سیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" سیڑھیوں پر نا جانے کب سے کھڑے فاران نے فوری متاثر ہوتے ہوئے اسے داد پیش کی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ جس طریقہ سے آپ مجھے ملیں آج آپ اصل میں ویسی ہیں آئی مین مہمان سے سلام دعا کرنا پسند نہیں کرتیں۔ یا پھر یہ خاص پروٹوکول صرف اس بندہ ناچیز کے لیے تھا۔" وہ سر خم کرتا سراپا سوال بنا کھڑا تھا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

فاریہ جو ابھی انتہائی جذباتی بنی تقریر کرتی نظر آ رہی تھی۔ پل بھر میں اسکی بولتی بند ہوئی۔

" نہ نہیں تو۔ ایسی کوئی بات نہیں میں نے سلام کیا تو تھا صبح سب کو ۔ "وہ جو صوفے پر آڑی ترچھی بیٹھی تھی۔ آن کی آن میں سیدھی ہوئی۔

ماہ جبین اور حریم نے اسکے بدلتے تیور بھانپ کر بڑی گہری مسکراہٹ اچھالی تھی۔

"یہ ہی تو میں کہنے کی کوشش کر رہا ہوں محترمہ۔ آپ نے سب کو سلام پیش کر لیا مگر خاص ہمیں اگنور کر کے ناشتے پر پہلا فوکس رکھا ۔ کیا کھانے کا بہت شوق رکھتیں ہیں۔ "وہ سامنے صوفے پر اطمینان سے براجمان ہوتا اس سے یوں محو گفتگو تھا۔ جیسے برسوں کی شناسائی ہو۔

"جی نہیں۔ آج سنڈے ہے نہ تو صرف سنڈے کو ہی فاریہ ناشتے پر فوکس کرتی ہے۔ وہ کیا ہے کے باقی کا ہفتہ بیچاری صرف چائے پہ گزارا کرتی ہے۔ آپ تو جانتے ہیں لڑکیاں کتنی ڈائٹ کانشیس ہوتی ہیں۔ "شازم نے باچھیں چیرتے ہوئے گفتگو میں شمولیت اختیار کی۔

"ویری گڈ ہیلتھ کانشس ہونا چاہیئے انسان کو۔ ویسے یہ ہر طرف اتنی گہما گہمی کس خوشی میں ہے۔ "اس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے ہال کی ڈیکوریشن جو وائیٹ آرکیٹ سے کی گئی تھی کہ متعلق پوچھا۔

"ہاں وہ دراصل فاریہ کو آرکیٹس بہت پسند ہیں۔ ایکچولی ہم نے آپ کے لیے پارٹی رکھی ہے۔ آپ منگنی پر شریک نہیں ہو سکے تھے تو ہم نے سوچا اب جب آپ آ ہی گئے ہیں تو کیوں نہ رنگ جمایا جائے۔ خوب ہلہ گلہ کریں گے۔ "حریم نے خوش دلی سے اسے تفصیلی جواب دیا۔

"اوہ گریٹ۔ تھینکس۔ "اس نے تہہ دلی سے ان کا شکریہ ادا کیا تھا۔

"ویسے پارٹی میرے لیے ہے تو پھول بھی میری پسند کے نہیں ہونے چاہیئں۔ "وہ بے تکلفی سے بولا۔

فاریہ کے چہرے پہ ایک رنگ آ رہا تھا ایک جا رہا تھا۔ فاران بڑی فرصت سے اس پر نگاہیں جمائے بیٹھا اس کے ہر ہر انداز پر نگاہ کیے ہوئے تھا۔ فاریہ کو اپنی تمام تر خود اعتمادی اس شخص کے سامنے ہوا ہوتی محسوس ہوئی تھی۔ اسے کی نظروں کی تپش وہ بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔ ایک بار تو جی میں آیا کہ وہاں سے غائب ہو جائے مگر وہ ڈٹ کر بیٹھی رہی تھی۔

"آپ کے پسندیدہ فلاورز کون سے ہیں۔ "ماہ جبین کو اسکا انداز کچھ عجیب ہی لگا تھا۔ اس لیے پوچھا۔

"آرکیٹس۔ "وہ فورا کہتا ان سب کو تھوڑا حیران کر گیا تھا۔

"دیٹس گریٹ پھر آپ نے یہ کیوں فرمایا کہ یہ پھول آپکی پسند کے نہیں۔ "حریم کا تو یوں بھی اس سے تفتیش کا پہلے سے پروگرام طے تھا۔

"میں یہ کب کہا سالی صاحبہ۔ میں نے تو کہا یہ پھول میری پسند کو مدنظر رکھتے ہوئے لگائے جانے چاہیئے تھے۔ جبکہ یہاں تو فاریہ کی پسند کو اولیت دی جارہی ہے ۔ وہ الگ بات کے ہماری پسند ایک ہی ہے۔" فاریہ کو وہ بلاوجہ فری ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بگڑے۔

"آپ تو جھٹ ہم پر آ گئے۔" ماہ جبیں کھکھلائی۔

"بس ذرا سٹریٹ فارورڈ بندہ ہوں۔" وہ عاجزی سے کہتا فاریہ کو ڈھیٹ ابن ڈھیٹ معلوم ہوا۔

فاریہ نے اپنی جانب سے اسے میل کر کے پاکستان آمد سے منع بھی کر دیا تھا۔ اسے لگا تھا۔ وہ انا کا شکار ہو کر نہیں آئے گا۔ مگر صبح آنکھ کھلتے ہی اسکی آمد کی خبر نے اسے حیران کر دیا تھا۔ پھر جب وہ آیا تھا۔ فاریہ نے اسے گھاس تک نہیں ڈالی تھی۔ پھر بھی وہ تھا کہ بے تکلف ہوا جارہا تھا۔

"اٹھ گئے بیٹا تم تھکن اتر گئی۔" ساجدہ اپنے حصے کا کام نبٹا کر خانساماں کو باقی کی ہدایات جاری کر تیں کچن سے بر آمد ہوئیں تھیں۔ سامنے فاران کو بیٹھے دیکھ کر اس کا حال احوال دریافت کرنے لگیں۔

"جی بس ابھی اٹھا ہوں اور تھکن تو میری گھر آتے ہی آپ سب کو دیکھتے ہی غائب ہو گئی تھی۔" وہ سرسری سی نگاہ فاریہ پر ڈالتا۔ معنی خیزی سے بولا تھا۔

فاریہ اگر اسے دیکھ نہ رہی ہوتی تو یقیناً اسکا انداز ہر گز نہ سمجھتی سونے پر سہاگہ ماہ جبیں اور حریم بھی ہنسی دباتی دکھائی دے رہیں تھیں ۔

"یہ منشاء کہاں گم ہے۔" فاریہ نے موضوع بدلنے کی غرض سے اسکا پوچھا جو جانے کب سے منظر سے غائب تھی۔

"وہ تو اپنے کمرے میں تیار ہو رہی ہے۔ دیر ہو رہی ہے بیٹا آپ سب بھی جلدی تیار ہو جائیں ۔" گھڑی کی سوئیاں پانچ بجا رہی تھیں ۔ بنا پس و پیش کیے سب ہی اپنے اپنے کمروں میں گھسے تیار ہونے لگے۔

اچانک ہی گھر میں ایسی بھگدڑ مچی کہ ال امان۔ ایک اکلوتی فاریہ ہی تھی جس نے اطمینان سے اور قبل از وقت تیاری مکمل کر لی تھی۔ ہلکی کڑھائی سے مزین ریشمی سیاہ جوڑا زیب تن کر کے بالوں کی فرنچ چٹیا بنا ڈالی تھی۔

کانوں میں جھولتے لباس کے ہم رنگ آویزے آنکھوں میں سیاہ کاجل کی دھار اور ہونٹوں پر ہلکی گلابی لپ اسٹک سجائے وہ مجسمہ حسن دکھائی دے رہی تھی۔ وہ رقیہ پھپھو کا جوڑا پریس کروا کے انھیں ابھی پہنچا کر لوٹی تھی۔ جب استری اسٹینڈ کے پاس کھڑا فاران دکھائی دیا۔ وہ بنا توجہ دیے گزر ہی جاتی مگر اس نے آواز دے کر روک لیا۔

فاریہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کین یو پلیز ہیلپ می۔ میری شرٹ پریس کر دیں۔"

http://paksociety.com

"آپ رکیں میں ملازمہ سے کہتی ہوں۔" فاریہ نے اپنی جانب سے میزبانی کے آداب نبھائے تھے۔ ورنہ وہ کچھ دیر پہلے والے اسکے رویے پر وہ شدید تاؤ کا شکار تھی کورا سا جواب ہی دے ڈالتی۔

"نہیں۔ ملازمہ نہیں۔ میں چاہتا ہوں آپ مجھے میری شرٹ پریس کر دیں۔" اس نے اپنی تمنا کا اظہار بے لاگ کیا۔

"لیکن کیوں۔ میں ہی کیوں ملازمہ کے ہوتے مجھے یہ کرنا کیوں ضروری ہے۔"

"کیونکہ آپ میری ہونے والی بیوی ہیں۔ ملازمہ نہیں۔ میں چاہتا ہوں کے میرا کام آپ ہی کریں۔" وہ ڈٹ کر بولا۔

"فاریہ کو اس سے اس صاف گوئی کی توقع نہیں تھی سٹپٹا کر رہ گئی۔"

"دیکھئے فاران۔ میں آپکی ہونے والی بیوی ہوں ملازمہ نہیں۔ اب آپ اس جملے پر غور کیجئے۔" وہ چیخی تھی۔

"شوہر کے کام کرنا بیوی کی ذمے داری ہے۔ اس سے کوئی ملازمہ نہیں بنتا آئی گیس آپ اسوقت یہ سوچ رہی ہوں گی کہ میں کہیں آپ کو بیاہ کر ہی اسی لیے لے جارہا ہوں تاکہ آپکو ملازمہ کے اعلی عہدے پر فائز کر سکوں کم آن یہ کوئی سو کالڈ فلم نہیں چل رہی۔ ویسے بھی میں ایک چھوڑ دس ملازم افورڈ کر سکتا ہوں۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا اس کی سوچ پڑھ گیا تھا۔

"جی نہیں میں ایسا کچھ کیوں سوچوں گی۔ دراصل آپ جیسے ولایت پلٹ انسان ضرورت سے زیادہ ہی لبرل ہوتے ہیں کس کی یہ خواہش نہیں ہوتی کہ انھیں جھاڑو پونچھا کی ماہر کوئی سگھڑ مشرقی بیوی ملے۔"

"آپ کا تجزیہ بھی ٹھیک ہے۔ مجھے بھی ایسی بیوی نہیں چاہیئے میری تو بس اتنی سی آرزو ہے کہ کوئی ایسا اپنا ہو جو میرے صرف میرے کام کرنے کی تمنا رکھے۔ میرے لیے اپنے ہاتھوں سے چائے بنائے۔ میں دیر سے آؤں تو میرا انتظار کرے۔ میں یہاں وہاں چیزیں رکھ کر بھول جاؤں اور وہ مجھے ہمیشہ یاد دلائے۔ اب اگر یہ ملازمہ کے کرنے کے کام ہیں تو یوں کرو، ڈھونڈ لاؤ میرے لیے کہیں سے ایسی ملازمہ۔" اس کے ساتھ ساتھ اس کے لہجے میں جذبوں کی حدت بول رہی تھی۔

فاریہ کے دل پر اسکی سحر انگیز باتوں کا اثر ہوا تھا یا نہیں مگر اس نے اس کے ہاتھ سے شرٹ تھام لی تھی۔ اب وہ اس کی شرٹ کو انتہائی نفاست سے پریس کر رہی تھی۔ وہ اسے مسکرا کر دیکھے جارہا تھا۔

"تم نے مجھے پاکستان آنے سے کیوں منع کر دیا۔ تم مجھے کھل کر سچ بتا سکتی ہو تم مجھے اپنا خیر خواہ پاؤ گی۔" وہ قدم قدم چلتا اس کے بالکل قریب آن رکا تھا۔

فاریہ کو اپنی پشت پر کھڑا وہ محسوس ہو رہا تھا۔ اسکی دھڑکنیں خوامخواہ ہی اتھل پتھل ہونے لگیں۔ وہ جتنا بھی اگنور کرتی ان دونوں کے مابین جڑا رشتہ ہی ایسا تھا کہ وہ اس کے احساسات پر حاوی ہوتا چلا جارہا تھا۔

"میں نے پھپھو اور تایا ابا کو کہتے سنا تھا اگر آپ اس عید پر آگئے تو وہ نکاح کر دیں گے۔۔۔ ہمارا۔" اس نے آخری لفظ بڑی مشکل سے ادا کیا تھا۔ بظاہر وہ نارمل دکھائی دے رہی تھی مگر اس کے اندر ایک کھد بد سی مچی ہوئی تھی۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

"آپ اس وجہ سے پریشان تھیں ایسا تو میں نے ہی کہا تھا ان سے تاکہ آپ کے پیپرز بنوا سکوں اور رخصتی سے قبل ویزہ کے انتظامات مکمل ہو جائیں۔ شادی تو ہونی ہی ہے پھر ابھی نکاح میں کیا دقت ہے۔ "

فاریہ شرٹ استری کر چکی تھی پلٹی۔ اس نے شرٹ اسے تھمائی اور بنا مزید کچھ بھی کہے وہ آگے بڑھ گئی تھی۔

جبکہ وہ دیر تلک وہیں کھڑا اسکا انداز سمجھنے کی کوشش کرتا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پارٹی بڑی اچھی رہی تھی۔ فاران کو انگوٹھی پہنا کر ساجدہ نے ادھوری رسم پوری کی تھی۔ شور و غل اور قہقہوں میں ماحول بے حد خوشگوار تھا۔ جلال بھی بہت عرصے بعد گھر پر آیا تھا۔ شام کے رنگ ہی نرالے تھے۔ کھانے کے بعد محفل برخاست ہوئی تھی۔ تقریباً دس بج چکے تھے۔ ساجدہ اور وحید مہمانوں کے جاتے ہی آرام کرنے چل دیے تھے۔ جبکہ رقیہ نماز میں مشغول ہو گئیں تھیں۔

نوجوان نسل کا ٹولہ پورا ڈرائینگ روم میں دھرنا دیئے ہوئے تھا۔ ان سب نے زبردستی جلال کو کچھ دیر کے لیے مزید روک لیا تھا۔ بہنوں اور بھائیو بات یہ ہے کہ رکھی تو میں نے نوجوانوں کے لیے تھی پارٹی مگر رنگ پھیکا پڑ گیا تھا۔ اب چونکہ یہاں صرف جوان موجود ہیں تو خوب ہلہ گلہ ہونا چاہیئے۔ آخر کو جلال بھائی کے بعد ایک اور فرشتہ نما انسان ملا ہے۔ جو ہمارے سر اے ایک اور بوجھ ہٹانے والا۔ جی ہاں۔ کوئی اور نہیں فاران بھائی جان۔ شازم کے اس بے ڈھنگے اعلان کو صرف جلال اور فاران نے ہی انجوائے کیا تھا۔ ماہ جبیں اور فاریہ کلس کر رہ گئیں تھیں۔

حریم نے سب کو ایک ایک کپ چائے لا کر سرو کی اور خود بھی براجمان ہوتی محفل کا حصہ بنی۔ ان کا ماحول بالکل بھی روایتی نہیں تھا۔ وہ بے حد لبرل گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ جہاں منگیتر سے ملنے اور بات کرنے کو بری نگاہ سے ہرگز نہیں دیکھا جاتا تھا۔ یہ ایک عام سی بات تھی۔ ہاں بس ان کے گھرانے میں ایک سادگی اور شائستگی ضرور تھی۔ سب کو اپنی حدود و قیود کا خوب بخوبی نہ صرف اندازہ تھا۔ بلکہ وہ اس کی پاسداری بھی خوب کرتے تھے۔

"جلال بھائی آج آپ تنہائی میں پہلی مرتبہ ہاتھ آئے ہیں۔ ذرا کھل کر اپنی لوسٹوری تو بتائیں ارد گرد اے تو بہت کچھ سن رکھا ہے ہم نے مگر آج آپکی کہانی آپ کی زبانی۔۔۔۔۔۔"منشاء کی فرمائش پر ماہ جبیں کے کان فوراً کھڑے ہوئے تھے۔

"رئیلی۔۔۔ آپ دونوں کی لو میرج ہو رہی ہے۔"فاران کے کھلے ڈلے جملے نے ماہ جبیں کے چہرے پر لالی بکھیر دی تھی۔

جلال نے چپکے سے ایک نظر اس پر ڈالی۔

"بس کچھ کچھ لو۔ اور کچھ کچھ ارینج بھی۔۔"جلال مسکرایا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"تو پھر شروع سے شروع ہو جائیں جلدی۔" حریم بے صبری ہوئی۔

ہوں تو قصہ کچھ یوں ہے۔ آج سے تقریباً ایک سال پہلے اس نے ہنکارہ بھرتے ہوئے آغاز کیا۔ تو سب ہی ہمہ تن گوش ہوئے۔۔

"ایک بار لڑکی کی تصویر تو دیکھ لو۔ نہ پسند آئے تو چاہے انکار کر دینا تم۔" آپا کب سے اسی بات پر اڑی ہوئیں تھیں۔

"ہاں بیٹا لڑکی ہیرا ہے۔ ہیرا میں نے تو ہمیشہ سے سوچ رکھا تھا ایسی ہی چاند کا ٹکڑا بہولاوں گی تمہارے لیے۔ اوپر سے لڑکی کے پاس آئی بی اے کی ڈگری ہے۔ اور کیا چاہیے تمہیں۔" اماں نے بھی اسے سمجھانا چاہا تھا۔

"اماں شادی میں ایک ہی کوالٹی دیکھ کر کروں گا۔ آئی بی اے کی ڈگری ہے تو میں کیا کروں مجھے کوئی نوکری تھوڑا ہی کروانی ہے اس سے پر اب آپ اتنا ہی کہہ رہی ہیں تو لائیں دکھائیں تصویر۔" اس نے بیزار ہو کر کہا تو آپا نے جھٹ تصویر اسے دکھائی۔

"لڑکی تو سچ میں خوبصورت ہے۔ ایسا کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہیں تھیں۔" پہلی نگاہ ڈالتے ہی جلال معترف ہوا تھا۔

"دیکھا میں نے کہا تھا۔ نہ تمہیں ضرور پسند آئے گی۔" آپا خوش ہوئیں۔

"آپکو ملی کہاں یہ۔" جلال نے انویسٹیگیشن کا آغاز کیا۔

"ساتھ والے سیکشن میں پچھلے ہفتے میری دوست کے بھائی کی شادی تھی نہ وہاں دیکھا تھا میں نے اسے میری دوست کے برابر والا گھر ان کا ہے۔ ایک میں تھی ماری ماری پھر رہی تھی شہر بھر میں تمہارے رشتے کے لیے اور ایک یہ ہیرا اتنا قریب تھا معلوم ہی نہیں ہو سکا پہلے۔" آپا فخریہ بول رہیں تھیں۔

"آپ نے شادی میں دیکھا اور یونہی بنا کچھ جانے پسند کر لیا۔ کیا کہنے آپکے۔ مجھے فی الحال دیر ہو رہی ہے، میں جا رہا ہوں آفس اور ایک بات آپ سن لیں یوں کسی سے بھی منہ اٹھا کر شادی نہیں کر لوں گا میں بتا دیا ہے میں نے۔" کہہ کر وہ گھر سے نکل گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"یار اب جو کوالٹی تجھے چاہیئے لڑکی میں ایسی لڑکی کو ڈھونڈنا وہ بھی آج کل کے زمانے میں بہت مشکل ہے۔" یہ علی تھا۔ اسکا بچپن کا دوست۔ وہ دونوں اسوقت جلال کے آفس میں بیٹھے مدعے پر نظر ثانی کرنے میں مصروف تھے۔

"وہی تو۔ اب کسی لڑکی کو صاف یہ بات بولتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔" وہ کیا سوچے گی میرے بارے میں وہ متفکر ہوا۔

"لو تو تم سیدھا ہی کسی لیڈی شیف سے شادی کیوں نہیں کر لیتے کھانے کا پورا پیکج مل جائے گا تمہیں ایک ساتھ۔" علی نے مشورے سے نوازا۔۔۔

"صدا کے کام چور ہوتے ہیں شیف سارا کام تو ان کے ہیلپر کرتے ہیں۔ وہ بھی شو پیس سے زیادہ کچھ نہیں۔" جلال ناامیدی سے بولا تھا

"تو پھر تو کسی ہیلپر سے شادی کر لے۔" علی بدمزہ ہوا تھا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"بکواس مت کریار۔ ساری عمر ملازموں کے بنے بدذائقے کھانے کھا کھا کر تنگ آ چکا ہوں میں بیوی تو ایسی لاؤں گا کے کھانہ بنائے اور جادو جگا دے ہر سو بریانی قورمے چائنیز اٹالین کھانوں کی خوشبوں سے بھر دے میرے آنگن کو۔" جلال کا سوچ کر ہی جی للچایا۔

کچھ دن بعد اقبال پارک میں یونہی ہوا خوری کرتے کرتے۔ ان کے قریب سے لڑکیوں کا ایک ریلہ گزرا تھا۔ اب یہ اتفاق تھا یا قسمت۔ ان لڑکیوں کا چھوٹا سے شاپر وہیں ان کے قریب یوں گرا کے لڑکیوں کو خبر بھی نہ ہونے پائی تھی۔ جلال نے انہیں سنیے رکیے کہہ کر پکارہ بھی مگر وہ باتوں میں مگن اڑتی دور نکل چکی تھیں۔ وہ شاپر اٹھانے جھکا تو اندر لنچ باکس کو دیکھ کر اس کے ذہن میں جھماکہ ہوا تھا۔ لنچ باکس کھولا تو گرما گرم چکن اسٹیک، سینڈوچز پاستانے اسکا سواگت کیا تھا۔ غیر اخلاقی حرکت سہی مگر خوشبو ایسی تھی، کہ جلال چکھے بنا نہ رہ سکا۔ کچھ ہی دیر بعد دو لڑکیاں ٹفن کی تلاش میں یہاں وہاں ماری ماری پھرتیں ہوئیں اسی جگہ آن پہنچیں۔

"سارا قصور تمہارا ہے۔ تم گھر پر ہی چھوڑ آئی ہو۔ ہائے میں نے کتنی محنت سے بنایا تھا سب کچھ۔" ایک لڑکی نے افسردہ تاثرات چہرے پر سجائے دوسری کو موردالزام ٹھہرایا۔

"چپ ہو جاؤ ماہ جبیں کان کھائے جا رہی ہو کب سے میں بول رہیں ہوں میں ساتھ لائی تھی ٹفن تم نے بھی تو اتنا کھانا بنایا جیسے بس یہاں ہی بسیرا کرنا ہو ہم نے اب چار ٹفن میں سے ایک گم بھی گیا تو کیا قیامت آ گئی۔" دوسری لڑکی چڑ گئی تھی۔

"وہ میں نے شازم کے لیے پیک کیا تھا۔ بیچارے نے اتنے شوق سے کل فرمائش کی تھی چکن پاستہ کھانے کی۔"

وہ دونوں آپس میں زیر بحث تھیں جبکہ پیچھے کھڑا جلال کب سے ان کی گفتگو سنتا مسکرائے جا رہا تھا۔

"ایکسکیوز می آپ کہیں یہ تو نہیں ڈھونڈ رہیں۔" بلآخر وہ ان سے مخاطب ہوا تھا۔

اپنے ٹفن پر پہلی نگاہ پڑتے ہی دیوانہ وار ماہ جبیں نے اچک لیا تھا۔

مگر ہلکا پھلکا وجود ہاتھ میں آتے ہی وہ ٹھٹھکی کھول کر دیکھا۔ تو ٹفن یوں خالی تھا۔ جیسے دھلا دھلایا پیک کر کے لایا گیا ہو۔

"وہ معذرت چاہتا ہوں۔ یہ میرا دوست علی ہے نہ اس نے سارا کھانہ کھا لیا حالانکہ میں نے بہت روکا کہ یہ بہت بری بات ہے۔ کسی کا کھانہ مت کھاؤ پر بیچارے کو کبھی گھر کا پکا کھانہ نصیب ہی نہیں ہوا۔ اور آپ کے کھانے کی تو خوشبو ہی ایسی تھی۔ بیچارہ کنٹرول نہیں کر سکا۔" فرفر جھوٹ بولتے جلال کو دیکھ کر علی بیچارہ دانت پیس کر رہ گیا تھا دل ہی دل میں ایک سو پچاس گالیوں سے بھی نواز ڈالا۔

ماہ جبیں کے تنے تاثرات اتنی تعریف پر پل میں ڈھیلے پڑے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ علی پر ترس سا بھی آنے لگا۔

"گھر کا کھانا کہاں نصیب ہوتا ہو گا، لگتا ہے موصوف دوسروں کا کھانا رستے سے اٹھا کر ہی کھاتے۔" حریم ترخی تو علی کے خون نے بھی جوش مارا۔

"دیکھیئے محترمہ آپ میری انسلٹ کر رہی ہیں۔ وہ تو آپکا ڈبہ پیک کھانہ تھا اس لیے کھا لیا۔ ورنہ تو آپ جانتی نہیں میں ہوں کون۔"

جلال کے گھورنے پر وہ کنٹرول میں آیا۔

http://paksociety.com

"مجھے جاننے کی ضرورت بھی نہیں آپ جیسے بھکڑ کے بارے میں۔" علی بیچارے کی بلاوجہ ہی درگت بنی تھی۔

"وہ محترمہ یہ کھانا آپ ہی نے بنایا ہے؟" جلال نے فوراماہ جبیں کو مخاطب کیا۔

"جی ہاں انھوں نے ہی بنایا ہے، کیوں آپ بل پہ کرنا چاہتے ہیں چارجز جان کر۔" حریم کی توپوں کا رخ اب جلال کی طرف ہوا تو وہ بوکھلایا۔

"نہیں وہ دراصل ہم پاکستان فوڈ فیسٹیول کر رہیں ہیں اس بار لاہور میں۔ میری ایوینٹ مینجمینٹ کی کمپنی ہے۔ تو میں چاہ رہا تھا۔ کھانا آپ بناتیں۔ یقین کریں چھا جائیں گی۔ آپ کے ہاتھ میں اصل پاکستانی کھانے کی لذت ہے۔" جلال نے ایک ہی سانس میں کہہ ڈالا تھا سب کچھ مبادا وہ چلی ہی نہ جائیں۔

"رئیلی فوڈ فیسٹیول ہو رہا ہے کب۔ میں ضرور جوائن کرنا چاہوں گی۔" اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھیں۔ ماہ جبیں نے تیار ہونے میں لمحہ نہیں لگایا تھا۔ پھر بس دونوں کے نمبر ایکسچینج ہوئے۔

ماہ جبیں نے پورے پندرہ دن ان کی کمپنی میں جا کر رہلسل کی روز روز کی ملاقاتوں کا رنگ ماہ جبیں پر بھی چڑھا تھا۔

جلال کو جو تصویر آپا نے دکھائی تھی۔ وہ ماہ جبیں کی ہی تھی۔ اس نے ادھر ہامی بھری۔ ادھر ماہ جبیں کے گھر رشتہ پہنچا اس نے بھی ہاں کہہ دی جھٹ پٹ منگنی ہو گئی تھی دونوں کی۔ منگنی کے بعد ماہ جبیں نے نہ زیادہ رابطہ رکھا تھا۔ نہ ہی ان کی کوئی تنہائیوں میں رومانوی ملاقاتیں ہوئیں تھیں۔ ہاں بس ایک دل تھے جو کسی کے نام پر دھڑکنے لگے تھے۔

ہال میں قہقہوں کی برسات ہو رہی تھی۔ ہر کوئی کہانی کے اصل رنگ سے واقف ہو کر لوٹ پوٹ ہوا جا رہا تھا۔

"بہت بڑے چھپے رستم نکلے آپ تو ادھر ہم سمجھ رہے تھے کہ آپ لوایٹ فرسٹ سائیڈ کا شکار ہوئے ہیں جبکہ آپ تو فوڈ ایٹ دی فرسٹ بائیٹ کا شکار نکلے۔" شازم کی بات پر حال میں ایک بار پھر سے قہقے برسے تھے۔

"مطلب وہ کھانا آپکے دوست نے نہیں کھایا تھا۔ اور میں نے کتنا جھاڑ پلا دی اسے بیچارہ۔" حریم کو یاد آیا تو اسے تاسف ہوا۔

"کوئی بیچارہ نہیں بعد میں اس نے دس دن لگاتار مجھے بلیک میل کر کے پی سی میں میرے خرچے پر کھانہ کھایا تھا۔ کباڑا ہی نکل جاتا میرا اگر میں ماہ جبیں کو ساری حقیقت نہ بتا دیتا۔" جلال نے انھیں ایک اور حقیقت سے آشنائی کا شرف بخشا تھا۔

"ماہ جبیں تمھیں سب پتہ تھا۔ تم کتنی میسنی ہو۔ بتایا تک نہیں۔" فاریہ نے اسکی پیٹھ پر دھموکہ جڑا تو مسکراتی لجاتی وہ کلبلا کر رہ گئی۔

"ہاں جیسے کے تم نے ہمیں بتا دیا تھا۔ کیسے ای میلز پر چیٹ ہوتی ہے تمہاری فاران سے۔" اس نے پل بھر میں حساب بے باک کیا۔

"نہیں خیر۔ ایک دو میسجز ہی ملے تھے مجھے۔ میڈم کے، کوئی چیٹ نہیں ہوئی۔" فاران نے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے سچ کہا۔

"تمھیں کیسے پتہ میں نے فاران کو ٹیکسٹ بھیجے۔" فاریہ اب تک صدمے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ سب کے سامنے راز افشاں ہو جانے پر ڈوب مرنے کو ہو رہی تھی۔

http://paksociety.com

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایت اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیمُ الحق
رفعت سراج	اُمِ مریم	نایاب جیلانی	ایماے راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ، حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ، سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دسترخوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی، جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

http://paksociety.com

"تم بھول جاتی ہو نہ اپنا اکاونٹ لاگ آوٹ کرنا۔ تو پھر کوئی معصوم چیٹ پڑھے نہ تو اور کیا کرے۔ اور فاران میاں آپ رہنے دیں ۔ آپ نے تو شاعری بھیج بھیج کر انباکس بھرا ہوا تھا۔ وہ کیا خوب لکھا تھا آپ نے ۔ خواب والا کہ۔" ماہ جبیں نے یاد کرنے کی غرض سے دماغ پر زور ڈالا تھا مگر اس سے قبل ہی فاران نے بڑی ادا سے شیر مکمل کیا تھا

یہ سارے خواب تمہارے ہی نام کرتا ہوں

میں آج تم پہ محبت تمام کرتا ہوں

جذبے لٹاتا اسکا انداز وہاں بیٹھے ہر شخص نے محسوس کیا تھا، فاریہ لب سیے بیٹھی رہ گئی۔

"لو ہم ادھر فکر میں ہلکان تھے۔ فاران بھائی منگنی میں نہیں آئے خوش تو ہیں نہ اور یہ موصوف عشق فرما رہے تھے وہاں بیٹھے۔" جی ہاں یہ بے تکا بول منشاء کا ہی تھا۔ حریم نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تو وہ انجان بنی۔

پر ایک بات اچھی ہو گئی تھی انھیں اتنا تو علم ہو ہی گیا تھا کہ فاران اس رشتے پر خوش تھا۔ بڑی دیر تک بیٹھے وہ لوگ کیرم اور پھر لوڈو کھیلتے رہے تھے۔ رات دیر تک جاگنے کا نتیجہ یہ ہوا تھا صبح سب کی آنکھ دیر سے کھلی تھی۔ ان میں بھی سب سے پہلے فاریہ کی آنکھ کھلی تھی۔

چائے بنا کر وہ لان میں چلی آئی تھی۔ تب ہی گیٹ سے اندر داخل ہوتے فاران پر نگاہ جا رکی تھی۔ وہ ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا شاید جاگنگ سے لوٹا تھا۔ حسین صبح کی طرح وہ بھی نکھرا نکھرا پہلے سے زیادہ ہینڈسم دکھائی دے رہا تھا یا پھر فاریہ نے اسے اتنے غور سے پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔

"گڈ مارننگ" وہ اسی کی جانب چلا آیا تھا۔

فاریہ نے بھی مسکرا کر اسے وش کیا تھا۔

"آپ پرائی جگہ پر اکیلے ہی گھر سے نکل گئے آپ کو تو یہاں کے راستے بھی نہیں معلوم۔" فاریہ نے یونہی بات برائے بات کہا تھا۔

"اپنے اور پرائے میں صرف اپنا لینے کا فرق ہوتا ہے۔ فاریہ جسے آپ جب اپنا لیں وہ آپکا اپنا ہو جاتا ہے اب یہ آپ پر ہے آپ کب اپنائے جلد یا بدیر۔" روشن چہرے پر مسکراہٹ سجائے فاران نے بڑی گہری بات سادہ سے لہجے میں کہہ ڈالی تھی۔

"ایک بات پوچھوں آپ سے۔" وہ طلوع ہوتے سورج پر ایک نگاہ ڈالتا پوچھ رہا تھا۔

"پوچھیں۔" جواب مختصر تھا۔

"آپکا کوئی بوائے فرینڈ ہے کیا۔" فاران نے اپنی جانب سے بڑے ہی نپے تلے انداز میں سوال داغا تھا۔

مگر سامنے والے کو کوڑے کی مانند لگا تھا۔

"ایکسکیوزمی یہ فرانس نہیں پاکستان ہے۔ اور آپ شاید بھول گئے ہیں مشرقی عورت بڑی باحیا ہوتی ہے۔ اور حیادار عورت کے

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

بوائے فرینڈز نہیں ہوتے۔" وہ خاصے سخت لہجے میں بولی تھی۔

"معذرت چاہتا ہوں۔ اپنے الفاظ کے چناو۔ پر لیکن مشرقی عورت تو محبت تو کرتی ہے نا۔" اس نے فوراً اپنی تصحیح کی تھی۔

"میرے خیال سے صرف مشرقی عورت ہی محبت ہے کرتی ہے۔" جواب پھر سے سختی لیے ہوئے تھا اپنے لہجے میں۔

"باتیں خوب کر لیتیں ہیں آپ۔ اب براہ کرم یہ بھی بتا دیں آپ تو کسی کی محبت میں گرفتار نہیں ہیں۔ آپ مجھ سے بے جھجک شئیر کر سکتی ہیں۔"

"بد قسمتی سے میں کسی سے محبت نہیں کرتی ورنہ شاید۔۔۔" اس نے کہتے کہتے جملہ ادھورہ چھوڑا تھا۔

"سچ میں بد قسمتی ہے۔ آپکی مگر میری خوش قسمتی ہے بہت۔" وہ کھل کر مسکرایا تھا۔

"آپ نے شاید توجہ نہیں فرمائی میں کسی سے محبت نہیں کرتی مطلب میں آپ سے بھی محبت نہیں کرتی۔ تو پھر یہ آپکی خوش قسمتی کس طرح۔" فاریہ نے چڑ کر جواب دیا تھا۔

"چلیے بہر حال آپ نے اتنا تو یقین کر ہی لیا کہ آپ کی محبت میرے لیے خوش قسمتی کا باعث ہے۔ اور جہاں تک سوال کسی سے محبت نہ کرنے کا تو۔ مجھ سے محبت کیے بنا آپ رہ نہیں پائیں گی یاد رکھیں اب جبکہ آپ کسی اور کو پسند نہیں کرتیں تو آپکو خود سے محبت کروانا میرا کام ہے۔ آخر کسی نہ کسی کی تو ہونگی ہی آپ پھر میں تو آپ سے محبت کرتا ہوں آپ کو پانا میری تمنا بھی ہے اور میرا حق بھی۔" وہ پر یقین تھا۔

یہ انسان کس مٹی سے بنا تھا۔ فاریہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا۔ وہ کہہ کر اسکا جواب سننے کے لیے وہاں رکا نہیں تھا۔ فاریہ کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆

دوپہر تک ایک بار پھر سب لاونج میں ڈیرہ جمائے بیٹھے تھے اس بار موضوع گفتگو فاریہ کی عید تھی جو فاران لایا تھا اور کل موقع نہ مل سکنے کی بدولت آج دے پایا تھا۔ ایک ایک چیز امپورٹڈ اور مہنگے ترین برینڈ کی تھی۔ سب چیزوں کے درمیان ہلکا گلابی کڑھائی سے بھرا نکاح کا ڈیزائنر جوڑا فاریہ کا منہ چڑا رہا تھا۔ صبح ناشتے کی میز پر ہی تایا ابا اور رقیہ پھپھو نے مل کر نکاح کا دن طے کر دیا تھا۔ عید کے پہلے روز شام کا وقت مقرر پایا تھا۔ گھر پر ہی سادہ سی تقریب کا پروگرام تھا۔

حسب توقع سب کے سامنے تو فاریہ کچھ بھی بول نہیں پائی تھی۔ مگر اس نے موقع ملتے ہی فاران سے صاف صاف بات کرنے کا ارادہ کر رکھا تھا۔ فاران کی لائی چیزوں سے اسکا وارڈروب بھر گیا تھا۔ بظاہر تو سب کے سامنے فاریہ نے مسکرا کر اسکا شکریہ بھی ادا کیا تھا۔ مگر تنہائی میں جلتی کلستی رہی تھی۔ اس نے کب سوچا تھا۔ وہ یوں ملک بدر کر دی جائے گی وہ بھی ساری عمر کے لیے۔ اپنوں سے دور پرائے دیس جانے کے خواب کم از کم اس نے تو نہیں دیکھے تھے۔ فاران سے اسکی نسبت آناً فاناً ہی طے ہو گئی تھی۔ مگر بعد

http://paksociety.com

میں وہ جی بھر کر پچھتائی تھی، اسے اسی وقت انکار کر دینا چاہیئے تھا اس نے سوچا تھا۔ مگر اب کیا ہوت جب چڑیا چگ گئیں کھیت اب منگنی ہو جانے اور تو اور نکاح کی تاریخ بھی طے ہو جانے پر وہ انکار کرتی تو تایا جان اور خود اسکا تماشہ بن جاتا۔ اب یا تو وہ چپ چاپ شادی کر لیتی یا پھر کوئی بیچ کو راستہ ڈھونڈ لیتی۔ اور وہ بیچ کا راستہ صرف اور صرف فاران سے ہو کر گزرتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آج فاران کے ہمراہ سب کا آوٹنگ کا پروگرام تھا۔ کل نہ جاسکنے کی بدولت آج ماہ جبیں کے گھر کے سلسلے میں ایک اسٹیٹ ایجنٹ سے ملاقات بھی مقرر تھے۔ مگر جب وہ گاڑیوں میں سوار ہو کر گھر سے نکلے تو ماہ جبیں نے نیا ہی اعلان کیا تھا۔

گھر نہیں چاہیئے مجھے۔ میں شادی کے بعد اپنا ریسٹورینٹ کھولوں گیں بزنیس وومن بنناہے مجھے۔ اس اعلان پر سب نے طرح طرح کی رائے پیش کی تھی۔ مگر سب نے ہی اس کے فیصلے کو سراہا تھا۔

وہ لوگ سب سے پہلے بادشاہی مسجد پہنچے تھے۔ ہزار بار کی دیکھی جگہ میں بھلا فاریہ کو کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ سو ایک کونے میں جا بیٹھی باقی سب سیلفیاں لینے لے رہے تھے۔

فاران پہلی بار پاکستان آیا تھا۔ لاہور کی تعریفیں تو اس نے پہلے بھی بہت ہی سن رکھیں تھیں۔ گھوم پھر کر کافی دیر بعد وہ اس کے قریب آبیٹھا تھا۔

"آپ بڑی گم صم بیٹھی ہیں۔"

" نہیں بس جب بھی یہاں آتی ہوں، کون سا محسوس ہوتا ہے۔ "وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی تھی۔

"ہاں جگہ تو سچ میں پر سکون ہے، پر اصل سکون تو انسان کے اندر ہوتا ہے، پھر چاہے وہ لاہور میں بستا ہو یا پھر لندن فرانس یا دنیا کے کسی بھی کونے میں۔"

"جیسی آپ گفتگو کرتے ہیں لگتا نہیں آپ نے سارے زندگی فرانس میں گزاری ہے۔"

" لگنے سے کیا فرق پڑتا ہے حقیقت تو یہی ہے پر وہ الگ بات میری پرورش مکمل پاکستانی ماحول میں ہوئی ہے۔ "

اس سے قبل کے فاریہ گفتگو مزید آگے بڑھاتی۔ پورا کا پورا گروپ وہاں آدھمکا تھا۔

"یہ تم دونوں کی ملاقاتوں پر آج سے پابندی ہے اگلی بات نکاح کے بعد ہی ہوگی دونوں کی۔" ماہ جبیں روکاوٹ بنی۔

وہ سب ہنسی ٹھٹھول کرتے۔ ڈنر کرنے قریبی ریسٹورینٹ میں پہنچے تھے۔

" کھانے کے بعد مجھے اکیلے پارکنگ میں ملیے گا مجھے کچھ کہنا ہے۔"موقع پاتے ہی فاریہ نے فاران کے کان کے قریب سرگوشی کی تھی۔ جس پر اس نے عمل بھی کر ڈالا دونوں یکے بعد دیگرے بہانہ کرتے وہاں سے نکلے تھے۔

"گاڑی میں بیٹھیں جلدی۔"اسے فرنٹ سیٹ پر براجمان ہونے کا حکم دیتی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکی تھی۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"ویسے میں نے سوچا نہیں تھا کہ تم مجھے اتنے رومینٹک طریقے سے ڈیٹ پر لے کر جاؤ گی۔" وہ گاڑی اسپیڈ سے بھگا رہی تھی جب وہ محظوظ ہوتے ہوئے بولا تھا۔

"میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔" فاریہ نے گاڑی نسبتا خاموش کونے میں روکتے ہوئے کہا تھا۔

"تو پھر کس سے کرنا چاہتیں ہیں۔" سوال فوراً آیا تھا۔

"کسی سے بھی مگر آپ سے نہیں۔" وہ قطعی لہجے میں فیصلہ سنا رہی تھی۔

"پھر تو مجھ سے ہی کرنی پڑی گی۔ آپکی نظروں میں نہ سہی میں اپنی نگاہوں میں خود کو آپکے قابل ضرور سمجھتا ہوں۔" اس پر خاطر خواہ اثر نہیں ہوا تھا۔

"دیکھیں میں پاکستان کو چھوڑ کر بیگانے ملک جانا نہیں چاہتی الگ رواج الگ تہوار الگ زبان ان سب میں میں فٹ نہیں ہو سکتی۔ میرا ابھی کوئی آئیڈیل رہا ہے ہمیشہ سے۔ ایک پورا پاکستانی مشرقی بھرپور مرد، سادہ مگر دل جیت لینے، والا عورت کا رکھوالا ۔۔ٹوٹ کر چاہنے والا۔ ٹوٹ کر چاہے جانے کے لائق۔" وہ گہری سانس بھرتی دل کی بات کہتی جا رہی تھی۔

"یہ کوالٹیز صرف پاکستانی مردوں میں پائی جاتی ہیں۔ آپ ولایتی ہیں۔ بالکل پردیسی۔ آپ کی سوچ میری سوچ سے مختلف ہے۔"

"آپ اب تک میری سوچ سے آگہی کہاں ہوئیں ہیں۔ ورنہ شاید آپکو یہ سب باتیں کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی۔"

"وہ سب مجھے نہیں پتہ پر میرا دل نہیں مانتا اس رشتے پر، جس دنیا سے آپ آئے ہیں، وہاں مرد سے عورت کی دوستی معمولی بات ہے بہت سی فرینڈز آپکی بھی ہوں گی۔ لیکن میں اتنی براڈ مائنڈڈ نہیں ہوں۔ ہو سکتا ہے آپ اتنے لبرل ہوں کہ اپنی بیوی کے مرد دوستوں کو برداشت کر لیں مگر میں نہیں۔" ایک اور اعتراض حاضر تھا۔

وہ بھرپور قہقہہ لگا کر خوب ہنسا تھا۔ فاریہ کو اسکی ذہنی حالت پر شبہ ہوا تھا۔

"آپ مجھے بنا جانے پرکھے میرے بارے میں خود سے رائے فرض کیے بیٹھیں ہیں۔ آپ نے ایک مرتبہ بھی یہ سوچنے کی زحمت نہیں اٹھائی اگر میں ایسا ہی آوارہ مرد ہوتا یا پھر میری سوچ اتنی ہی لبرل ہوتی تو میں یہاں پاکستان کیا کرنے آتا، یقین کرو یا نہیں۔ مگر جوانی کی حدود میں قدم رکھنے سے پہلے ہی مجھے یہ بات گھول کر پلا دی گئی تھی کہ میری شادی پاکستان میں ہی ہو گی اور تمہارا نام بھی سر فہرست تھا، اب تمہیں اتنی آسانی سے بلاوجہ تھوڑا ہی برداشت کر رہا ہوں، سالوں پرانی محبت ہو تم میری۔" وہ آسانی سے بڑے بڑے انکشافات کرتا چلا گیا تھا۔

فاریہ چاہ کر بھی مزید کچھ کہہ نہیں پائی تھی۔ عید میں تین روز باقی تھے۔ فاریہ نے نہ چاہتے ہوئے بھی اس رشتے کو بظاہر تسلیم کر لیا تھا۔ اس دن کے بعد سے اسکی فاران سے اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ دونوں کا رویہ ایک دوسرے سے لیا دیا سا تھا۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

اگلے دن ماہ جبیں نے شاپنگ کا پروگرام بنالیا تھا۔یوں تو اس کی شادی کے سلسلے میں بازاروں کے چکر لگ ہی رہے تھے۔ مگر یہ خاص پلاننگ سب کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے تھی۔ فاریہ نے بھی بنا بحث جانے کی ہامی بھر لی تھی۔یوں بھی اسکا اصل مسلہ فاران کی ذات تھی۔وہ کیسا تھا؟ساری بے چینی اسے جاننے پرکھنے کی تھی۔اب جب وہ اس سے مل چکی تھی کھل کے اپنا نظریہ بیان کر چکی تھی۔اس سے کسی نہ کسی حد تک واقف ہو چکی تھی تو وہ اسے اتنا برا ابھی نہیں لگا تھا۔مگر دل میں اک خلش ابھی بھی باقی تھی۔ پر اب ناتمام ہونے والی خواہشات کے بھنور میں پھنسنے کے بجائے اس نے جو ملا تھا اسی قناعت کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

رات کے وقت بازار میں گہما گہمی کا عالم تھا عید سر پر ہونے کی بدولت بازار لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔حریم اور منشاء مہندی کے سٹال پر مہندی لگوانے لگیں تھیں۔ شازم اپنے لیے آئس کریم لانے گیا تھا۔ ماہ جبیں اپنے لباس کے ہم رنگ جوتے تلاشتی پھر رہی تھی۔جبکہ فاریہ چوڑیوں کے سٹال پر کھڑی چوڑیاں خرید رہی تھی۔

"یہ سرخ والی لونا۔۔تمہارے ہاتھوں میں بہت جچیں گی۔"فاران نے مشورہ مفت دیا۔

ایک درجن یہ بھی کر دیں۔"اس نے دکاندار کو حکم دیا تو فورا عمل درآمد کرنے لگا۔"

"ایک نہیں دو درجن۔"فاران کی مداخلت پر فاریہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"ارے بھائی دونوں ہاتھوں میں پہننا نہ ہاتھ بھر بھر کر۔"اس نے اپنے عمل کی وضاحت دی تو وہ سر جھٹک گئی۔

وہ دونوں فارغ تھے۔اسٹریٹ پر یونہی ٹہلنے لگے۔شازم سب کے لیے آئس کریم لایا تھا۔انھیں ان کی کونز تھماتا اب وہ منشاء اور حریم کے سر پر مسلط ہو چکا تھا۔

وہ دونوں آپس میں ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف تھے اچانک فاریہ کے ہاتھ سے آئس کریم پھسل کر زمین بوس ہوئی تھی۔

"اوہ۔"وہ افسردہ ہوئی۔

"نو پرابلم یہ لے لو۔"فاران نے اسے اپنی آئیس کریم آفر کی۔

"نہیں اٹس اوکے۔"اس نے سہولت سے انکار کر دیا۔

"او میں کیا سوہنیو۔ہم دلا دیں آئس کریم۔۔۔۔۔"حلیے سے ہی چھٹا ہوا بدماش دکھائی دیتا وہ شخص اپنے چند اوباش دوستوں کے ٹلے کے ہمراہ کہیں سے برآمد ہوا تھا۔

فاریہ نے گھور کر دیکھا تھا۔

"آئے ہائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا انداز ہے۔بڑی مست چیز ہے۔وہ حد سے ہی بڑھ رہا تھا۔"فاران چپ چاپ کھڑا سارا تماشہ ملاحظہ کر رہا تھا بڑے اطمینان سے آگے بڑھا۔

"بہنوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں سکھائی تمہیں کسی نے چلو معافی مانگو۔۔۔۔شاباش۔"فاران اس موالی سے یوں مخاطب تھا

http://paksociety.com

جیسے وہ اسی کا ایک فرمانبردار ہو۔

"اوئے اب تو ہمیں سکھائے گا تمیز ہیں۔" وہ شخص اکڑا تھا۔

"میں سکھاتا نہیں ہوں۔ میں تو بس دکھاتا ہوں سمجھ تو اپنے آپ آجاتی ہے۔" وہ مسکرا کر اک ادا سے کہتا اس پر جھپٹ ہی پڑا تھا مکے گھونسے لاتیں سب برسائیں تھیں تین تین کو ایک ساتھ بڑی مہارت سے نبٹاتا۔ وہ فاریہ کو حیرت میں مبتلا کر گیا تھا۔ یہی تو انداز تھا جو وہ اس میں تلاشتی پھر رہی تھی۔ اسکے لب فرحت و جوش کے ملے جلے تاثرات سے اپنے آپ مسکرانے لگے تھے۔ بیچ سڑک پر لگے تماشے کو دیکھنے چند لوگ بھی جمع ہو چکے تھے۔

ماہ جبیں حریم منشاء شازم سب ہی دور سے فاران کو یوں لڑتا بھڑتا دیکھ چکے تھے دوڑے ہوئے پہنچے تھے۔ شازم بنا جانے بوجھے بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کو کود پڑا تھا پھر دونوں نے مل کر ان سب کیا یسی درگت بنائی کے ال امان، وہ دونوں اسوقت فاریہ کو ایک ہی مٹی کی پیداوار لگ رہے تھے، دل پر جمی ساری کثافت دھلتی چلی گئی تھی۔

اس نے معافی مانگی تو یہ معاملہ بھی نبٹا۔ دھکم پیل میں چند ایک چوٹیں ان دونوں کو بھی لگیں تھیں۔ میڈیکل سٹور سے فرسٹ اید لی گئی تھی۔

"اب گھر کیسے جائیں گے، ابا جی تو بال کی کھال اتاریں گے۔" ماہ جبیں کو ئی فکر ہوئی۔

"ویسے فاران بھائی اتنی سی بات پر اتنا سیاپہ کرنے کی کیا ضروت تھی۔ یہ تو معمول ہے۔ جہاں سے بھی گزرو ایسے کتے تو گلی میں پھرتے ہی پائے جاتے ہیں۔" حریم کو جھگڑا کچھ خاص پسند نہیں تھا۔

"ایسوں کو چار ہاتھ لگنا ضروری ہوتے ہیں ورنہ ان جیسے گیدڑ بھی خود کو شیر سمجھنے لگتے ہیں۔" وہ اپنے کئے پر مطمئن تھا۔

"بالکل درست فرمایا فاران بھائی۔ مگر اب ذرا پلیز ایک آدھ پین کلر بھی دے دیں۔ کمبخت ایک تو بہت اوور ویٹ تھا۔ اسے اٹھا کر پٹخنے کے چکر میں الٹا میرے کمر میں چوک پڑ گئی ہے۔ اے رب سارے موٹے میرے ہی نصیب میں کیوں لکھ دیئے تو نے۔" شازم نے دہائی دی تو منشاء نے ایک اور دھموکہ جڑا اس کی کمر پر جو اباوہ اس زور سے چلایا کے سب کو کان دباتے ہی بنی تھی۔

"تمہیں کس نے کہا تھا بلاوجہ ہیرو بنو تم۔" فاریہ کو اس کے حال پر ترس آیا تو اس نے اسے ڈانٹا۔

"اور تمہیں کس پاگل کتے نے کاٹا تھا جو تم کھڑی وہاں پہ یوں مسکرائے جا رہیں تھیں جیسے فلم کا سین چل رہا ہو۔" ماہ جبیں نے اس کی خبر لینی چاہی تو وہ بوکھلا گئی۔

"میں کب مسکرا رہی تھی۔" وہ مکری۔

"جب میں انھیں لگاتار پیٹ رہا تھا۔" فاران کے جواب نے اسے شرمندہ کیا۔

"کتنی آنکھیں ہیں۔ آپکی؟" اس نے منہ بنایا۔

http://paksociety.com

"آنکھیں تو دو ہیں۔اور اتفاق سے تم سے چھوٹی بھی ہیں ۔پر پھر بھی تم سے زیادہ صاف دکھتا ہے۔"اس نے اسکی حالت کا لطف لیا
۔

"میسنا۔"فاریہ دانت کچکچا کر رہ گئی تھی۔وہ رات بھی آخر تمام ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

عید کا دن بہت بابرکت اور روشن تھا۔دن بڑی ادا سے چڑھ آیا تھا مرد حضرات نماز پڑھ کر لوٹے تو خواتین نک سک سے تیار دکھائی دیں تھیں۔ماہ جبین نے رس ملائی اور شیر خورمہ بنایا تھا۔جسے سب نے ہمیشہ کی طرح جی بھر کر کھایا تھا۔خود وہ سارا وقت تعریفیں وصول کرتی رہی تھی۔دوپہر ہو چکی تھی قربانی ابھی باقی تھی مگر قصائی کا کچھ اتہ پتہ نہیں تھا۔

"میں کر دوں قربانی۔"فاران کی آفر پر ان سب کے دیدے شاک سے واہ ہوئے۔

مگر کچھ دیر بعد اسے بڑی مہارت سے رف سوٹ میں ملبوس چھرا ہاتھ میں لیے بکرا ذبح کرتے دیکھ کر سب کو غش ہی آنے لگے تھے
۔

ایک فاریہ تھی جو اسکا یہ روپ دیکھ کر جی جان سے خوش ہوئی تھی۔وہ اسے لگ نہیں رہا تھا وہ تو بیچ میں اندر سے پیور پاکستانی مرد ہی تھا۔اس نے جتنے سلیقے سے گوشت بنایا تھا،قصائی بھی ایسے نہیں بناتا تھا۔

"گوشت بنانے میں تو بڑے ماہر ہیں آپ۔"شام نکاح کے بعد جب ان دونوں کو رسم کے لیے ساتھ بٹھایا گیا تو فاریہ کھکھلائی۔۔۔

"کیا کریں ۔ فرانس میں عید قرباں پر قصائی نہیں ملتا نہ تو گھر پر قربانی کا عمل پورا کرنے کے لیے میں ہی کام آتا ہوں۔" وہ کچھ دیر توقف کے لیے رکا تھا۔

"ویسے پہلی دلہن دیکھ رہا ہوں جو دولہے میں قصائی ٹیلنٹ دیکھ کر اتنا اچھل رہی ہے یعنی میری میڈیکل کی ڈگری تو بیکار ہی گئی۔" اسے شدید قلق ہوا۔

"سو تو ہے۔"فاریہ نے ہنسی دبائی۔

"ویسے کوئی ڈھنگ کی چیز پسند نہیں کر سکتیں تھیں تم۔"فاران مایوسی میں گھرا۔

"شکر کریں کچھ تو پسند آیا ورنہ یہاں سے فرانس تک کا سفر آپکو تنہا ہی کاٹنا پڑتا۔"وہ اترائی تھی۔

"ویسے پسند تو میں نے اسی پل کر لیا تھا آپکو جب آپ نے سر بازار میری خاطر اتنا بڑا جھگڑا مول لیا تھا مگر آج جب آپ خون میں لت پت قربانی کر رہے تھے تب تو آپ نے دل ہی جیت لیا تھا۔" فاریہ کے اعتراف نے فاران کو سچی خوشی بخشی تھی۔اسکے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔

"مطلب اب تم میرے ساتھ فرانس جانے کا رسک لینے کے لیے دل سے تیار ہو۔"وہ سمجھداری سے سر ہلاتا پوچھنے لگا۔

http://paksociety.com

"صرف فرانس۔۔۔۔ ارے اب تو میں آپکے ساتھ چاند کے پار جانے کے لیے بھی تیار ہوں۔" فاریہ کی ادا ہی نرالی تھی۔ فاران کا دل بلیوں اچھلنے لگا تھا۔

مگر وہ سب کے درمیان اس سے کوئی بھی بے تکلفانہ گفتگو نہیں کر سکتا تھا۔ آہ بھر کر رہ گیا۔

"فاریہ تمہیں پتہ ہے ابھی میں کیا سن کر آ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔" منشاء گرتی پڑتی اس تک پہنچی تھی۔

"کیا ہوا؟" وہ متفکر ہوئی۔

"حریم کا بھی کام تمام ہو گیا ہے۔ وہ جو جلال بھائی کے دوست تھے نہ علی آفندی! جنھیں حریم نے بلا عذر غلط فہمی میں جھاڑ پلا دی تھی موصوفہ کا انداز پسند آ گیا لگتا ہے انھیں ابھی ابھی سن کر آ رہی ہوں ابا جی سے ہاتھ مانگ لیا، انھوں نے حریم کا۔" منشاء خوشی کے ساتھ ساتھ بوکھلاہٹ کا بھی شکار تھی۔

"بس پھر بہت جلد میں بھی اپنے بھائی کے ہاتھ پیلے کر دوں گی۔" دور کھڑے چکن تکہ سے انصاف کرتے شازم کو دیکھ کر فاریہ نے اعلان کیا۔

"اوہو تمہیں بس ہر بات میں اپنے بھائی کی پڑ جاتی ہے۔" منشاء منہ بگاڑتی کہیں نہ کہیں شرماتی ہوئی ہوا کے جھونکیں کی طرح وہاں سے غائب ہو گئی تھی۔

"آج کوئی شعر نہیں سنائیں گے۔" فاریہ نے اپنی جانب سے اسے چھیڑا۔

اتنا پیارا ہے وہ چہرہ کہ نظر پڑتے ہی
لوگ ہاتھوں کی لکیروں کی طرف دیکھتے ہیں

وہ بڑی ترنگ میں تھا دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا تھا فاریہ شرما کر نظریں جھکا گئی تو فاران دل کھول کر مسکرایا۔ اور المونیم کی کھڑکی سے اندر جھانکتا چاند ان کی آنے والی روشن اور خوشگوار زندگی کا گواہ بننے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
http://paksociety.com